Faith Sermons Part 1

پیغامِ ایمان

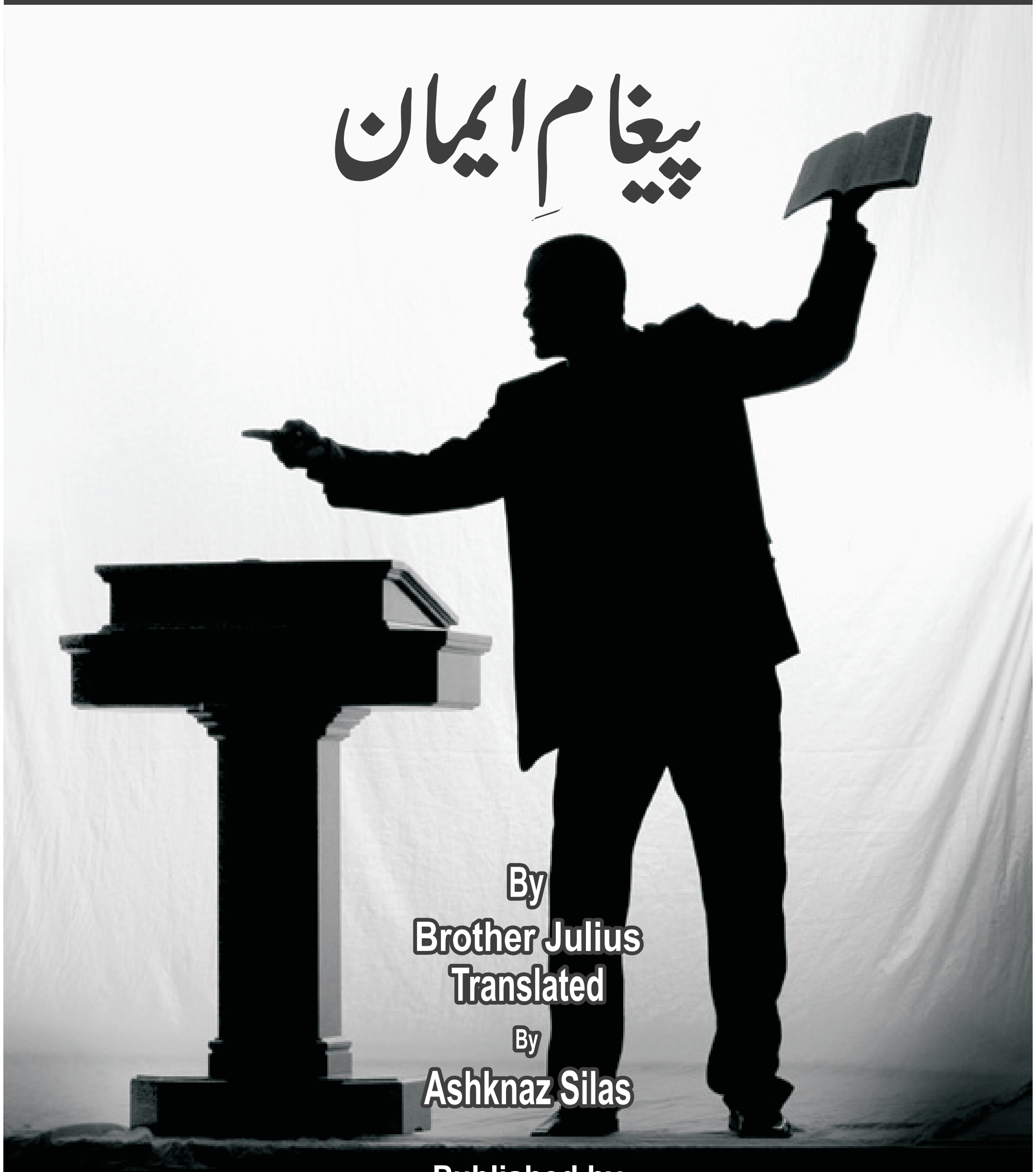

By
Brother Julius
Translated
By
Ashknaz Silas

Published by

Bible for Needy Ministries Pakistan

پیغامِ ایمان

(حصہ اول)

جولیئس ایڈومی

(Julius Adewumi)

جملہ حقوق محفوظ ہیں بحق

پاسٹر اشکناز سیلاس

ڈائیریکٹر ، بائبل فار نیڈی منسٹریز پاکستان

(بائبل ٹیچر، انٹرپریٹر، مشنری)

کتاب	:	پیغامِ ایمان
اشاعت اول	:	دسمبر2012ء
تعداد	:	1000
سرورق	:	نتاشا اشکناز

Writen by: **Brother Julius**
Translated by: **Pastor Ashknaz Silas**
Proof Reading by: **Pastor Latif Emmanuel**

Published by

Bible for Needy Ministries of Pakistan
E-mail: bibleforneedy@gmail.com
Tel: 0301-4350713
Website
www.bibleforneedy.com

Designed & Printed at
Zafarsons Printers
E-mail: zplahore@hotmail.com Mob: 0333-4508355

داؤد کا ایمان

میں نوجوان داؤد کے ایمان کے متعلق بات کرونگا جو اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ مجھے یقین ہے کہ ہم داؤد کے کارناموں سے اپنے ایمان کی ترقی کیلئے کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ ہم کیسے اپنے ایمان کو کام کرنے دے سکتے ہیں۔

ا۔سموئیل ۱۷ باب میں ہم دیکھتے ہیں کہ داؤد نے کیسے اُس فلستی جاتی جولیت کو مارا تھا۔ اس پیغام میں داؤد کے ایمان پر میں مرحلہ وار تجزیہ پیش کرونگا تاکہ ہم سیکھ سکیں کہ ہم اپنے ایمان کو کیسے کام کرنے دے سکتے ہیں اور کیسے خُداوند ہماری جانب سے کام کرسکتا ہے۔ خُداوند نے فرمایا ''اگر میرے نام سے مجھ سے کچھ چاہوگے تو میں وہی کروں گا'' (یوحنا ۱۴:۱۴)۔ اس کے ساتھ میں دانی ایل کی کتاب سے اُن عبرانی نوجوانوں کے ایمان کا موازنہ بھی پیش کرونگا جو ایمان کی مشق کرتے نظر آتے ہیں۔ ساؤل بادشاہ کے ایاّم میں فلستی اسرائیل کے دشمن تھے اور فلستین اور اسرائیل کے درمیان جنگ ہورہی تھی۔ (ا۔سموئیل ۱۷:۴) ''اور فلستیوں کے لشکر سے ایک پہلوان نکلا جس کا نام جاتی جولیت تھا۔ اُس کا قد چھ ہاتھ اور ایک بالشت تھا''۔ اس حوالہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ فلستیوں کے درمیان بہت بڑا پہلوان تھا اور اسرائیلوں میں اس کی طرح کا کوئی پہلوان نہ تھا۔

(ا۔سموئیل ۱۷:۸۔۹) ''وہ کھڑا ہوا اور اسرائیل کے لشکروں کو پکار کر اُن سے کہنے لگا کہ تم نے آکر جنگ کے لئے کیوں صف آرائی کی؟ کیا میں فلستی نہیں اور تم ساؤل کے خادم نہیں؟ سو اپنے لئے کسی شخص کو چنو جو میرے پاس اُتر آئے۔ اگر وہ مجھ سے لڑ سکے اور مجھے قتل کر ڈالے تو ہم تمہارے خادم ہو جائیں گے پر اگر میں اُس پر غالب آؤں اور اُسے قتل کر ڈالوں تو تم ہمارے خادم ہو جانا اور ہماری خدمت کرنا''۔ جاتی جولیت نے للکار کر کہا ''پھر اُس فلستی نے کہا کہ میں آج کے دن اسرائیلی فوجوں کی فضیحت کرتا ہوں۔ کوئی مرد نکالو تاکہ ہم لڑیں''۔ اُن میں سے کوئی بھی اُس کے چیلنج کو قبول کرنے کو تیار نہ تھا۔ داؤد فوج میں نہیں تھا۔ وہ تو میدانِ جنگ میں اپنے بھائیوں کی خیریت دریافت کرنے گیا تھا۔ جاتی جولیت ہر روز صبح و شام چالیس دن سے للکار رہا تھا 'اور کوئی بھی اُس کے چیلنج کو قبول نہیں کر رہا تھا' کوئی بھی اپنی زندگی کو فوج کی خاطر خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔ چالیس دنوں کے اختتام پر خُدا نے بنی اسرائیل میں جُنبش کی اور فیصلہ کیا کہ

وہ ایک نوجوان کو بھیج کر اُس جولیت کا منہ بند کریگا۔ یاد رکھیں کلامِ مقدس میں لکھا ہے ''انسان کے کاموں پر خُدا کی حکمرانی ہے''۔ ایک اور حوالہ میں لکھا ہے ''وہ مغروروں کا مقابلہ کرتا ہے''۔ یسّی کو علم نہیں تھا کہ میدانِ جنگ میں اسرائیلی فوجوں کا کیا حال ہے۔ وہ اپنے بیٹے داؤد کو بھیجتا ہے کہ جا کر بھائیوں کا حال دریافت کرے۔ میں اس کہانی سے بیان کرنا چاہتا ہوں کہ ایمان کیسے کام کرتا اور کیسے معجزات ظہور میں آتے ہیں۔ مسیحیت ہمیں مردِ ایمان بننے کی تلقین کرتی ہے اور بغیر ایمان کے خُدا کو پسند آنا ناممکن ہے۔ داؤد کے اندر ایمان کہاں سے آیا؟ یاد رکھیے کہ داؤد جب چھوٹا لڑکا ہی تھا تو سموئیل نبی نے داؤد کو اسرائیل کا بادشاہ بننے کیلئے مَسح کیا تھا۔ اُس وقت سے خُدا کی روح نے داؤد پر جُنبش کرنا شروع کر دی۔ شاید کوئی کہے کہ ''داؤد کو تو بادشاہ ہونے کیلئے مَسح کیا گیا۔ اِسی وجہ سے خُدا کی روح اُس پر جُنبش کرتی تھی''۔ تاہم وہ مسیحی جنہوں نے یُسوع مسیح کو بطور نجات دہندہ قبول کیا اور نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں اُن کے متعلق بائبل مقدس فرماتی ہے کہ اُن کے پاس بھی خُدا کا روح ہے۔ اُس نے وعدہ کیا ہے کہ ''ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزات ہونگے'' (مرقس ۱۶:۱۶-۱۸)۔ اگر آپ نے یہ حوالہ پڑھا ہے اور آپ کے پاس روح القدس نہیں اور آپ مسیحی ہیں، تو خُداوند سے دُعا کیجئے اور کہیں کہ وہ آپ کو روح القدس سے بھر دے، کیونکہ ہر ایماندار کیلئے ضروری ہے کہ وہ روح القدس سے معمور ہو۔ جب یُوحنا بپتسمہ دینے والا منادی کرنے لگا تو اُس نے کہا متی ۳:۱۱ میں لکھا ہے کہ ''میں تو تم کو توبہ کے لئے پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں لیکن جو میرے بعد آتا ہے وہ مجھ سے زورآور ہے۔ میں اُس کی جوتیاں اُٹھانے کے لائق نہیں۔ وہ تم کو روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا'' اس لئے جیسے یوحنا کے پاس لوگ آکر پانی کا بپتسمہ پاتے تھے، ویسے ہی جو کوئی یُسوع کے پاس آتا ہے وہ روح القدس اور آگ سے بپتسمہ پاتا ہے۔ کیا آپ یُسوع پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر کیا آپ نے روح القدس اور آگ سے بپتسمہ پایا ہے؟ مانگو تو تمہیں دیا جائے گا۔

جب پطرس رسول نے دیکھا کہ کرنیلیس کے گھر میں موجود غیر قوم والے جو اُس کی باتوں کو سُن رہے تھے وہ سب روح القدس سے معمور ہو گئے ہیں تو اُس نے کہا (اعمال ۱۱:۱۶) ''اور مجھے خُداوند کی وہ بات یاد آئی جو اُس نے کہی تھی کہ یوحنا نے تو پانی سے بپتسمہ دیا مگر تم روح القدس سے بپتسمہ پاؤ گے''۔ روح القدس تو ہر ایک ایماندار کیلئے ہے۔ یہ وعدہ تم اور تمہاری اولاد اور اُن سب دُور کے لوگوں سے بھی ہے جن کو خُداوند ہمارا خُدا اپنے پاس بلائے گا۔ (اعمال ۲:۳۹)۔

پس، اگر داؤد کے مَسح نے اُسے ایمان بخشا تھا تو ہم مسیحیوں کو بھی روح القدس سے مَسح کیا گیا ہے اور ہمیں بھی ویسے ہی ایمان کی مشق کرنی چاہیے یا اس سے بھی زیادہ۔ خُداوند نے فرمایا ''خُدا کی بادشاہی میں جو سب سے چھوٹا ہے وہ یوحنا بپتسمہ دینے والے سے بڑھا ہے''۔ آئیں دیکھتے ہیں کہ ایمان کیسے کام کرتا ہے۔ مَسح جو کہ ''ممکنہ توانائی'' ہے اس کا ہونا ایک الگ بات ہے، اور یہ ایک دوسری بات ہے جب آپ اس مَسح کو عمل میں لا کر بڑے بڑے کام کرتے ہیں۔ یہ ممکنہ توانائی ہم سب کے اندر موجود ہے۔ طبیعیات کے طالبِ علم کے طور پر یاد رکھیں کہ ممکنہ توانائی اُس وقت تک کچھ نہیں کریگی جب تک آپ اُسے ہلائیں گے نہیں۔ جب تک آپ اُس ممکنہ توانائی کو کائنیٹک توانائی میں تبدیل نہیں کر دیتے۔ کسی ایک چیز میں بڑے پیمانے پر ممکنہ توانائی موجود ہے۔ لیکن جب یہ چیز حرکت کرنا شروع کرتی ہے تو اپنی راہ میں آنے والی ہر چیز کو تباہ کر سکتی ہے بڑی سے بڑی بھاری چیزوں کو بھی چکنا چور کر سکتی ہے۔ یہ اسکی کائنیٹک توانائی کے باعث ہے۔ ہم جو روح القدس سے معمور ہیں، ہمارے اندر یہ طاقت موجود ہے کہ ہم بدروحوں کو نکالیں اور عجیب کام کریں جن کا ذکر بائبل مقدس میں درج ہے۔ یُسوع مسیح کے شاگرد ہونے کی وجہ سے آپ کے اندر ایک طاقت سکونت کرتی ہے۔ آپ کے اندر ایمان سکونت کرتا ہے۔ یُسوع کے شاگرد ہونے کی وجہ سے آپ کے اندر پہلے ہی سے ایک روحانی توانائی سکونت کرتی ہے۔ ایک ممکنہ توانائی آپ کے اندر موجود ہے۔ اب اُس کا استعمال کر کے خُداوند کے نام کو جلال دیں۔ اس سے ہمیں راہنمائی ملتی ہے کہ ہم اپنے ممکنہ ایمان کو خُداوند کے لئے استعمال کریں۔

ہم اپنی زندگی میں بڑی سے بڑی چیزوں کے وقوع پذیر ہونے کیلئے ایمان رکھ سکتے ہیں۔ جب ہم مسیح پر ایمان لے آتے ہیں تو ہم بھی داؤد کی مانند بن جاتے ہیں اور ہمیں اپنے ایمان کی مشق شروع کر دینی چاہیے۔ داؤد وہاں پر پہنچ کر اُس جاتی جولیت کی باتوں کو سنتا، جو شیخی مارتا اور اسرائیلی فوجوں کی تحقیر کر رہا، جس کو سنتے ہی اُس کا پاک غصہ بھڑک اُٹھتا ہے۔ ایسے ہی اگر آپ ایماندار ہیں اور آپ کے اندر روح القدس ہے تو اگر کوئی بدکار یا بُت پرست اپنے گناہ آلودہ کاموں پر یا اپنے جادوگری کاموں پر شیخی مارے تو آپ کے اندر پاک غصہ بھڑک اٹھیگا اور آپ اُس کو جھڑکیں گے۔ اگر آپ اُس سے چھپتے یا آپ کو اپنے مقدس ہونے پر شرم آئے تو اپنے آپ کو جانچیں کہ کیا آپ مسیحی ہیں؟ ہم دُنیا کے نور ہیں۔ اگر آپ دُنیا کے نور ہیں تو آپ اُن کی زناکاری، غبن اور اُن کے بُرے کاموں کو دیکھ کر اُن کی محبت سے تادیب کریں اور اُن سے چھپے نہیں۔ کلام

مقدس میں لکھا ہے ''تاریکی کے بے پھل کاموں میں شریک نہ ہو بلکہ اُن پر ملامت ہی کیا کرو۔'' نا راستوں کو ملامت کرنے سے خوفزدہ مت ہوں۔ اپنی روشنی کو چمکانے سے مت ڈریں شاید ایسے ہی وہ توبہ کرلیں۔ اگر وہ توبہ نہ کریں، تو نور کے چمکنے سے تاریکی مٹ جائے گی۔ آپ بادشاہ کے بچے ہیں، آپ دُنیا کے نور ہیں۔

سکولوں اور کالجوں میں اور کام کی جگہ پر بھی ناراست لوگ بحث وتکرار کرتے، شیخی بھکارتے اور بڑے بول بولتے، جسم کے کام، زنا کاری اور بیہودہ ٹھٹھا بازی کرتے نظر آتے ہیں جبکہ مسیحی ایسی جگہوں پر دُبکے بیٹھے رہتے ہیں۔ بلکہ اس کے اُلٹ ہونا چاہیے۔ اپنی راستبازی سے شرمندہ نہ ہوں کیونکہ یہ زندگی کا بہتر راستہ ہے۔ ناراستوں کو یہ کہتے ہوئے شرم آنی چاہیے کہ وہ زنا کاری یا جسم کی رغبتوں کا شکار ہیں۔ ناراستوں کو یہ کہتے ہوئے شرم آنی چاہیے کہ وہ ہم جنس پرست ہیں۔ مسیحیوں کو دلیری سے اقرار کرنا چاہیے کہ وہ اپنی نیکیوں کی بدولت راستباز نہیں ٹھہرے ہیں بلکہ مسیح نے اُن کو راستباز ٹھہرایا ہے، اور ناراستوں کو یسوع کو قبول کرنے کی دعوت دیں۔ اس لئے اپنے سر کو اٹھائیں۔ جہاں نور چمکتا ہے وہاں تاریکی ختم ہو جاتی ہے۔ ہم مسیحیوں کو محبت سے سچائی کا پرچار کرنے والا ہونا چاہیے، جس سے تاریکی کو بھگائیں اور ناراستوں کے مُنہ کو بند کریں۔ آمین!

پاک غصہ داؤد کے اندر بھڑکا۔ پاک غصہ مسیحیوں کے اندر بھی بھڑکنا چاہیے تاکہ جب بھی تاریکی نمایاں ہونے کی کوشش کرے اُس کا مقابلہ کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔ داؤد نے کہا ''یہ نامختون فلستی ہوتا کون ہے کہ وہ زندہ خُدا کی فوجوں کی فضیحت کرے؟'' کیا کوئی خُدا سے خاص اجر پانا چاہتا ہے تو وہ خُدا کی فوجوں کی فضیحت کرنے والے کو چُپ کرائے؟ (۱۔سموئیل ۱۷:۲۸) ''اور اُس کے سب سے بڑے بھائی الیاب نے اُس کی باتوں کو جو وہ لوگوں سے کرتا تھا سُنا اور الیاب کا غصہ داؤد پر بھڑکا اور وہ کہنے لگا تو یہاں کیوں آیا ہے اور وہ تھوڑی سی بھیڑ بکریاں تو نے جنگل میں کس کے پاس چھوڑیں؟ میں تیرے گھمنڈ اور تیرے دل کی شرارت سے واقف ہوں۔ تو لڑائی دیکھنے آیا ہے''۔ اور اُس نے داؤد سے جھگڑا کیا اور کہا ''داؤد تو یہاں میدانِ جنگ میں لڑائی دیکھنے کیوں آیا ہے جبکہ تمہیں تو بیابان میں بھیڑوں کے پاس ہونا چاہیے تھا''۔ اس بات پر ذرا غور کریں۔ جب خُدا آپ کو ایمان کی مشق کرنے کیلئے خاص حالات میں لے جاتا ہے تو ابلیس کچھ لوگوں کو اور یہاں تک کہ قریبی دوستوں یا بھائیوں کو آپ کی راہ میں کھڑا کر دیتا ہے تاکہ

وہ آپ کو روکنے کی کوشش کریں۔ جیسے کہ میں نے پہلے کہا آپ کو اپنی روشنی چمکانے کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر آپ اپنے آفس میں آئیں اور آپ کو وہاں کچھ لوگ ایسی گفتگو کرتے ملے ''انہیں بہت سی عورتوں نے جھانسہ دیا ہے' یا عورتیں ایسی باتیں کر رہی ہوں'' کہ آدمیوں نے اُن کو زیادتی کا نشانہ بنایا اور دھوکہ دہی سے اُن سے پیسے ہتھیا لیئے' جب آپ اُن کو ایسی باتیں کرنے سے منع کریں تو شاید کوئی آپ کو روکے کہ کیا آپ ان کے لئے کوئی ہمدردی نہیں رکھتے یا آپ کیوں اتنے سخت مزاج ہیں۔ اِن تمام طرح کی باتوں کی پرواہ کیے بغیر جو آپ کرنا چاہتے ہیں وہ کیجئے۔ کیونکہ کچھ لوگ سوچیں گے کہ وہ آپ کی مدد کر رہے ہیں مگر حقیقت میں وہ آپ کی مدد نہیں کر رہے ہوتے۔ وہ آپ کے ایمان کی راہ میں رکاوٹ ڈال رہے ہوتے ہیں۔ ان چیزوں سے خبردار رہیں۔ داؤد کے بڑے بھائی نے اُس کی سرزنش کی مگر خُدا کا ایک منصوبہ تھا جس کے بارے میں وہ نہیں جانتے تھے۔ جب خُدا آپ کے وسیلہ سے کچھ کرنا چاہتا ہے' تو شاید آپ کو اُس کے متعلق پتہ نہیں ہوتا' اور شاید آپ کے کچھ چرچ ممبران ہی وہ پہلے اشخاص ہوں جو آپ کو کوئی خاص کام کرنے سے روکیں۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دن میں بس میں سفری منادی کر رہا تھا کچھ منٹوں تک منادی کرنے کے بعد رُک گیا۔ ایک خاتون نے مجھے کہا بولنا جاری رکھو وہ ایماندار تھی۔ میں نے کہا میں نے اپنا کام پورا کر لیا ہے۔ اُس نے کہا ''تم نے تو ابھی کچھ بھی نہیں کہا' منادی کرو''۔ میں نے اُس سے پوچھا ''کیا آپ مسیحی ہیں؟'' اُس نے جواب دیا ''ہاں''۔ تو میں نے اُس سے کہا کہ ''اب آپ منادی کرو کیونکہ میں نے اپنا کام پورا کر لیا ہے''۔ اُس نے زور دیتے ہوئے کہا کہ ''تم منادی کرنا چاہتے ہو' میں نہیں۔ اس لئے تم منادی کرو''۔ میں نے کہا ''اگر تم جانتی ہو کہ اور کیا کہا جا سکتا ہے تو تمہیں موقع ہے اور لوگوں کو کلام سُناؤ''۔ میں آپ کو یہ بات اس لئے بتا رہا ہوں کیونکہ وہ خاتون میری مدد نہیں کر رہی تھی بلکہ اُس کا مقصد مجھ سے بحث و تکرار کرنا تھا۔ داؤد اُس تکرار پر غالب آیا اُس نے ناقدوں سے نظر ہٹائی اور اُن کی طرف نگاہ کی جو اُس کے ایمان کو للکار رہے تھے۔ داؤد سے سیکھیں۔ الگ ہو جائیں اُن سے جو آپ کے ایمان کو ختم کر دینا چاہتے ہیں اور ایسے لوگوں کیساتھ رفاقت رکھیں جو آپ کے ایمان کو متحرک کرنے کا سبب بنیں۔ اسی طرح سے اگر آپ کسی ایسی کلیسیاء کے رکن ہیں جس کا پاسبان ہمیشہ آپ کے ایمان کی گراوٹ کا سبب ہے تو ایسی کلیسیاء سے کنارہ کر کے کسی ایسی کلیسیاء اور پاسبان کی تلاش کریں جو آپ کے ایمان کو افزون کریں۔ ''ایمان سننے سے پیدا ہوتا ہے اور سننا مسیح کے کلام سے''۔ یاد رکھیں شک اور بے

اعتقادی بھی شک سننے سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر آپ کے ایسے دوست ہیں جو آپ کے ایمان کی تنزلی کا سبب ہیں تو آپ کو ایسے دوست رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کو ایسے دوستوں کی ضرورت ہے جو آپ کے ایمان کی ترقی کا سبب بنیں۔ ساؤل بادشاہ نے جب داؤد کے متعلق سُنا کہ وہ ایسی باتیں کرتا ہے تو اُسے اپنے پاس بلوایا۔

''داؤد نے ساؤل سے کہا کہ اُس شخص کے سبب سے کسی کا دل نہ گھبرائے۔ تیرا خادم جا کر اُس فلستی سے لڑے گا۔ ساؤل نے داؤد سے کہا کہ تو اس قابل نہیں کہ اُس فلستی سے لڑنے کو اُس کے سامنے جائے کیونکہ تو محض لڑکا ہے اور وہ اپنے بچپن سے جنگی مرد ہے''۔ داؤد اپنی زندگی کی گواہی دیتا ہے کہ خُدا نے اُس کے وسیلے سے کیا کیا کام کیئے ہیں۔ (آیت ۳۵) ''تو میں اُس کے پیچھے پیچھے جا کر اُسے مارتا اور اُسے اُس کے منہ سے چُھڑا لاتا تھا اور جب وہ مجھ پر جھپٹتا تو میں اُس کی داڑھی پکڑ کر اُسے مارتا اور ہلاک کر دیتا تھا۔ تیرے خادم نے شیر اور ریچھ دونوں کو جان سے مارا ۔ سو یہ نامختون فلستی اُن میں سے ایک کی مانند ہوگا اس لئے کہ اُس نے زندہ خُدا کی فوجوں کی فضیحت کی ہے۔ پھر داؤد نے کہا کہ خُداوند نے مجھے شیر اور ریچھ کے پنجہ سے بچایا۔ وہی مجھ کو اس فلستی کے ہاتھ سے بچائے گا''۔

یہ ضروری بات ہے۔ ایمان کا اقرار ہونا چاہیے۔ جب آپ خُداوند کے نام کی گواہی دیں گے کہ اُس نے ماضی میں آپ کی زندگی میں کیا کام کیا ہے اِس سے آپ کا ایمان متحرک ہوتا ہے اور سننے والوں کا ایمان بھی بڑھتا ہے اور وہ آپ کو سپورٹ کریں گے۔ اس پیغام میں ہم بیان کر رہے ہیں کہ ایمان کی مشق کیسے کی جائے۔ ایمان کا اقرار ہونا چاہیے۔ ماضی میں خُدا نے آپ کی زندگی میں کیا کام کیئے اُن کا اقرار کریں۔ اس سے آپ کو یاد رہیگا کہ خُداوند میری تمام راہوں میں میرے ساتھ ہے۔ داؤد نے یہ کہہ کر کہ اس نامختون فلستی نے خُدا کی فوجوں کی فضیحت کی ہے اُس جنگ کو خُدا کی جنگ میں بدل دیا۔ داؤد نے جاتی جولیت کا مقابلہ کرنے کیلیئے فلاخن اور پتھر وں کا انتخاب کیا کیونکہ وہ انسانوں کے بنے ساؤل کے ہتھیاروں کی نسبت خُدا کی طاقت پر بھروسہ کر رہا تھا۔ آخر میں ان تمام باتوں کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارا ایمان بلند ہونا چاہیے۔ اپنی روشنی کو تاریکی میں نہ چھپائیں۔ اپنی روشنی کو چمکا کر تاریکی کو بھگائیں۔ اس سے پہلے کہ وہ کام ہوا اپنے ایمان کا اقرار کیجئے۔ آیت ۴۵ کے مطابق داؤد نے اقرار کیا کہ وہ جاتی جولیت کیساتھ کیا کریگا اس سے پیشتر کہ وہ ایسا کرتا۔ خُداوند یسوع نے فرمایا ''جو کوئی

اس پہاڑ سے کہے تُو اکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ اور اپنے دل میں شک نہ کرے بلکہ یقین کرے کہ جو کہتا ہے وہ ہو جائے گا تو اُس کے لئے وہی ہوگا''۔(مرقس ۱۱:۲۲)اس سے بیشتر کے آپ کے لئے ہو آپ اُس چیز کے ہونے کا اقرار کریں۔ایمان دلیری سے فرق ہے۔دلیری کا روحانیت سے کوئی تعلق نہیں لیکن مسیح پر ایمان کی روحانی قدر و منزلت ہے۔آسمان دیکھ رہا ہے۔خُدا پر ایمان رکھیں اور خُداوند یسُوع مسیح پر یقین کریں۔

داؤد کا ایمان (حصہ دوم)

گزشتہ پیغام میں ہم نے دیکھا کہ بطور مسیحی ہم دُنیا کے نور ہیں اور جب تاریکی بڑھنے کی کوشش کرتی ہے تو روشنی کو چھپنا نہیں چاہیے۔بطور ایماندار اپنی پاکیزگی اور مسیحی زندگی جسکا آپ نے انتخاب کیا ہے اُس سے نہ شرمائیں۔جب روشنی ہوگی تو تاریکی کو بھاگنا اور خاموش ہونا پڑے گا۔ہم نے یہ بھی سیکھا کہ اس سے بیشتر کہ کام ہو ایمان کا اقرار کرنا چاہیے۔داؤد نے اقرار کیا خُدا نے اُس کے لئے کیا کام کیئے تھے' کیسے اُس نے شیر اور ریچھ کو مارا تھا۔اس سے اُس کا ایمان متحرک ہوا اور ساؤل کا ایمان بھی بڑھا جس کی وجہ سے اُس نے داؤد کو جاتی جولیت کے ساتھ لڑنے کی اجازت دی۔اب ہم اُس نقطہ پر پہنچ چکے ہیں کہ داؤد اُس فلستی کے سامنے کھڑا ہے۔(اسموئیل ۱۷:۳۸) پھر داؤد نے کہا کہ خُداوند نے مجھے شیر اور ریچھ کے پنجہ سے بچایا۔وہی مجھ کو اس فلستی کے ہاتھ سے بچائے گا'' یہ بات سُن کر ساؤل بادشاہ کے اندر حوصلہ آ گیا جس کے سبب اُس نے کہا''جا خُداوند تیرے ساتھ رہے''۔اس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہم کیسے اپنے ایمان کی مشق کریں جس سے کام ہو۔پطرس رسول نے کہا''پس اسی باعث تم اپنی طرف سے کمال کوشش کر کے اپنے ایمان پر نیکی اور نیکی پر معرفت بڑھاؤ''(۲۔پطرس ۱:۵)۔ساؤل نے داؤد کو اپنے کپڑے پہنائے اور تلوار دی۔مگر داؤد نے اُن کو اتار دیا کیونکہ اُس نے ان کو آزمایا نہیں تھا۔اُس نے اپنے ساتھ اپنی فلاخن' لاٹھی اور نالہ میں سے پانچ چکنے چکنے پتھر لے لئے۔(آیت ۴۱)''اور وہ فلستی بڑھا اور داؤد کے نزدیک آیا اور اُس کے آگے آگے اُس کا سپر بردار تھا۔جب اُس فلستی نے اِدھر اُدھر نگاہ کی اور داؤد کو دیکھا تو اُسے ناچیز جانا کیونکہ وہ محض لڑکا تھا اور سُرخ رُو اور نازک چہرہ کا تھا''۔فلستیوں نے اسرائیلی فوجوں کی چہ مگوئیاں سُن لیں ہونگی اور یہ تاثر لیا ہوگا کہ کوئی جاتی جولیت کے چیلنج کو قبول کرنے والا ہے۔اس لئے وہ دیکھ رہیں ہونگے کہ کوئی اُن کے نزدیک آ رہا تھا' جاتی جولیت بھی نکلا اور اُس کو وہاں صرف داؤد جو محض ایک لڑکا تھا نظر آیا۔''سو فلستی نے داؤد سے کہا کیا

میں کتا ہوں جو تو لاٹھی لے کر میرے پاس آتا ہے؟ اور اُس فلستی نے اپنے دیوتاؤں کا نام لے کر داؤد پر لعنت کی۔ اور اُس فلستی نے داؤد سے کہا تو میرے پاس آ اور میں تیرا گوشت ہوائی پرندوں اور جنگلی درندوں کو دُوں گا"۔ یہاں ہم ایمان کے متعلق کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ ایمان کا اقرار کرنا چاہیے۔ ایمان کو اندر ہی رکھنا ایک الگ بات ہے۔ آپ یوں اپنے انجن کو اسٹارٹ کر سکتے ہیں۔ ممکنہ توانائی سے اُس وقت تک کچھ نہیں ہوگا جب تک اُسے ہلایا نہیں جاتا۔ پہاڑ کے اوپر ایک بہت بڑا پتھر پڑا ہے مگر وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ لیکن جب وہ پتھر پہاڑ سے لڑھکنا شروع کرتا ہے تو ممکنہ توانائی' کینیٹک توانائی میں تبدیل ہو جاتی ہے اور آپ کے لیے بہتر ہوگا کہ آپ اُس کی راہ میں کھڑے نہ ہوں' کیونکہ وہ چیزوں کو چکنا چور اور تباہ کر سکتا ہے۔ ہمارے ایمان کو بھی ممکنہ وجود رکھنے والی توانائی سے کینیٹک توانائی حرکت کرنے والی طاقت میں بدلنا چاہیے اور جب ہم واقع ہونے والی چیزوں جن کی ہم خواہش کرتے ہیں اُن کا اقرار کرتے ہیں تو اُس سے ہم اپنے اس انجن کو اسٹارٹ کر دیتے ہیں۔

آئیں دیکھیں کہ داؤد نے کیا کیا۔

"داؤد نے اُس فلستی سے کہا کہ تُو تلوار بھالا اور برچھی لئے ہوئے میرے پاس آتا ہے پر میں رب الافواج کے نام سے جو اسرائیل کے لشکروں کا خُدا ہے جس کی تو نے فضیحت کی ہے تیرے پاس آتا ہوں۔ اور آج ہی کے دن خُداوند تجھ کو میرے ہاتھ میں کر دے گا اور میں تجھ کو مار کر تیرا سر تجھ پر سے اُتارلُوں گا اور میں آج کے دن فلستیوں کے لشکر کی لاشیں ہوائی پرندوں اور زمین کے جنگلی جانوروں کو دُوں گا تا کہ دُنیا جان لے کہ اسرائیل میں ایک خُدا ہے۔ اور یہ ساری جماعت جان لے کہ خُداوند تلوار اور بھالے کے ذریعہ سے نہیں بچاتا اس لئے کہ جنگ تو خُداوند کی ہے اور وہی تم کو ہمارے ہاتھ میں کر دے گا"۔ یہ داؤد کے ایمان کا اقرار تھا۔ ابھی ایسا ہوا نہیں تھا مگر وہ اقرار کر رہا ہے جیسا وہ دیکھنا چاہتا ہے' اور یہ یقین کر رہا ہے کہ جیسا وہ کہہ رہا ہے اُس کے لئے ویسا ہی ہو جائے گا۔ آسمان سُن رہا ہے۔ آمین۔ مسیحیوں ایسے ہی خُدا آپ کے مُنہ سے بھی سُننا چاہتا ہے۔ آسمان سُن رہا ہے۔ خُدا چاہتا ہے کہ آپ اُس کی طاقت کا اقرار بغیر شک کے دلیری کیساتھ کریں' ڈرتے ہوئے نہیں' اور اگر ویسا نہ بھی ہو تو مرنے کیلئے تیار ہوں۔ داؤد کی کہانی میں آگے بڑھنے سے پہلے میں دانی ایل کی کتاب سے ایمان کے اقرار کے متعلق روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ جب میں نے کہا کہ آسمان سُن رہا ہے' تو خُدا ابھی ہر ایک ایماندار سے توقع کرتا ہے کہ وہ بھی

اُس کا اقرار ایسے ہی کیا کریں۔ اگر آپ کے اندر خُدا کی خاطر کھڑے ہونے کی دلیری اور جوان مردی ہے' تو خُدا کے پاس قدرت اور مافوق الفطرت طریقے ہیں جو آپ کی خاطر کھڑا ہوتا اور معجزات کرتا ہے۔

اِسی طرح کی مثال ہمیں دانی ایل کی کتاب میں دیکھنے کو ملتی ہے جہاں تین عبرانی نوجوان سدرک' میسک اور عبدنجو بابل کے بادشاہ نبوکدنضر کے سامنے کھڑے دکھائی دیتے ہیں۔ اُس نے اُن کو ایک اور موقع دیا کہ وہ اپنے ایمان کا انکار کر کے سُونے کی مورت کو سجدہ کریں نہیں تو انہیں آگ کی جلتی بھٹی میں پھینک دیا جائے گا۔ ہم اس حوالہ کو پڑھیں گے اور دیکھیں گے کہ وہ نوجوان کیا اقرار کرتے ہیں' یہ اسی قسم کے ایمان کا اقرار ہے جسکے متعلق میں بات کر رہا ہوں۔ میں نے کہا کہ یُوں ہم اپنے ایمان کے انجن کو اسٹارٹ کرتے ہیں۔ جس چیز کو پانے کا ایمان رکھتے ہیں اُس کا اقرار کر کے اسٹارٹ کریں' آپ کے اقرار کرنے سے ویسا ہی جائے گا' اور اگر ویسا نہیں ہوتا تو مرنے سے خوفزدہ نہ ہوں۔ اِسی طرح سے مقدسین غالب آتے ہیں۔ (مکاشفہ ۱۲:۱۱) ''اور وہ برّہ کے خُون اور اپنی گواہی کے کلام کے باعث اُس پر غالب آئے اور اُنہوں نے اپنی جان کو عزیز نہ سمجھا۔ یہاں تک کہ موت بھی گوارا کی''۔ یہاں لکھا ہے کہ ''اپنی گواہی کے کلام کے باعث'' یہ اپنے ایمان کا اقرار ہے جس کا تذکرہ میں نے کیا۔ جیسا آپ چاہتے ہیں پہاڑوں سے کہیں اور خوفزدہ مت ہوں۔ یہ بھی لکھا ہے ''اُنہوں نے اپنی جان کو عزیز نہ سمجھا'' اور اسی وجہ سے میں یہ بار بار کہہ رہا ہوں ''اپنے ایمان کے اقرار کی بدولت مرنے سے خوفزدہ مت ہوں اگرچہ کہ ویسا نہ بھی ہوں۔ یسُوع نے موت پر پہلے ہی فتح پالی ہے۔ آپ کو چاہیے کہ آپ خُدا کی قدرت کا اقرار کریں جس سے رہائی ملتی' جن معجزات کیلئے آپ ایمان رکھیں ہوئے ہیں اُن کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے اُن کا اقرار کریں' آپ کو اُس کی خاطر مرنے سے ڈرنے کی ضرورت نہیں اگر ویسا نہیں ہوتا۔ آسمان سُن رہا ہے' آپ کے ایمان کے کو دیکھ رہا ہے کہ آیا یہ حقیقی ہے۔ کیا آپ کا ایمان حقیقی ہے؟ یا آپ کا مُنہ کچھ کہہ رہا ہے لیکن دل خوفزدہ ہے؟ اپنے ایمان کی خاطر آپ کو مرنے سے ڈرنا نہیں چاہیے۔ دانی ایل ۱۶:۳ ''سدرک اور میسک اور عبدنجو نے بادشاہ سے عرض کی کہ اے نبوکدنضر اس امر میں ہم تجھے جواب دینا ضروری نہیں سمجھتے۔ دیکھ ہمارا خُدا جس کی ہم عبادت کرتے ہیں ہم کو آگ کی جلتی بھٹی سے چُھڑانے کی قدرت رکھتا ہے اور اے بادشاہ وُہی ہم کو تیرے ہاتھ سے چُھڑائے گا''۔ ۱۸ آیت بڑی اہم ہے۔ ''اور نہیں تو اے بادشاہ تجھے معلوم ہو کہ ہم تیرے معبودوں

کی عبادت نہیں کریں گے اور اُس سونے کی مورت کو جو تو نے نصب کی ہے سجدہ نہیں کریں گے"۔ ان عبرانی نوجوانوں نے خُدا کی دوہری اطراف کا اقرار کیا۔ خُدا قادرِ مطلق ہے۔ انہوں نے اقرار کیا کہ وہ ہمیں چُھڑانے کی قدرت رکھتا ہے۔ لیکن اگر وہ ہمیں چُھڑانا نہ چاہے تو بھی ہم تیرے بُت کو سجدہ نہیں کریں گے۔ اس کے لئے وہ مرنے کو بھی تیار تھے۔ وہ موت سے خوفزدہ نہیں تھے۔ مکاشفہ ۱۲:۱۱ اسی کے متعلق بات کرتی ہے۔ اور وہ برّہ کے خُون اور اپنی گواہی کے کلام کے باعث اُس پر غالب آئے اور اُنہوں نے اپنی جان کو عزیز نہ سمجھا۔ یہاں تک کہ موت بھی گوارا کی۔ داؤد کے پاس بھی ایسا ہی تھا۔ وہ اپنے خُدا کی خاطر مرنے سے ڈرتا نہیں تھا۔ اگر آپ مرنے سے ڈرتے ہیں تو پھر آپ اُن باتوں کا اقرار کرنے میں دلیر نہیں ہونگے جو ابھی واقع نہیں ہوئی ہیں اور آپ اُن کے ہونے پر ایمان رکھتے ہیں۔ داؤد نے کیا کہا' ابھی ویسا ہوا نہیں تھا' اور وہ تلوار اور بھالے والے شخص سے لڑنے کو تھا جو اپنے آپ کو اپنے سے دوگنا سمجھتا تھا۔ داؤد نے اُس فلستی سے کہا کہ تُو تلوار بھالا اور برچھی لئے ہوئے میرے پاس آتا ہے پر میں رب الافواج کے نام سے جو اسرائیل کے لشکروں کا خُدا ہے جس کی تو نے فضیحت کی ہے تیرے پاس آتا ہوں۔ (ا۔سموئیل ۱۷:۴۳) آیت ۴۶ "اور آج ہی کے دن خُداوند تجھ کو میرے ہاتھ میں کر دے گا"۔ دیکھے؟ داؤد اقرار کر رہا ہے کہ خُدا ایسا کرے گا۔ وہ خوفزدہ نہیں تھا کہ شاید اگر خُدا ایسا نہ کرے۔ اگر ویسا نہ ہو جیسا آپ چاہتے ہیں تو اُس کے نتائج بھگتنے کیلئے تیار رہیں۔ یہ ہی ایمان ہے۔ عبرانیوں ۱۱ باب میں ایمان کے سُورماؤں کے درمیان کچھ نے اپنے ایمان کی خاطر مصیبتیں برداشت کیں "بعض مار کھاتے کھاتے مر گئے مگر رہائی منظور نہ کی تا کہ اُن کو بہتر قیامت نصیب ہو' (عبرانیوں ۱۱:۳۵)۔ داؤد نے کہا "میں تجھ کو مار کر تیرا سر تجھ پر سے اُتار لُوں گا اور میں آج کے دن فلستیوں کے لشکر کی لاشیں ہوائی پرندوں اور زمین کے جنگلی جانوروں کو دُوں گا تا کہ دُنیا جان لے کہ اسرائیل میں ایک خُدا ہے"۔ آپ یہاں دیکھ سکتے ہیں کہ وہ اپنے اوپر فخر نہیں کرتا۔ آپ کو خُداوند پر فخر کرنا چاہیے۔ آپ اپنے بارے شیخی نہ مارے بلکہ خُداوند پر فخر کریں۔ آپ یسُوع کی نجات بخش اور رہا کرنے والی قدرت پر فخر کر سکتے ہیں۔ اور یہ اُس کی مرضی ہوگی کہ وہ آپ کو چُھڑانا چاہتا ہے یا نہیں۔ خُدا قادرِ مطلق ہے۔ پھر داؤد نے کہا "اور یہ ساری جماعت جان لے کہ خُداوند تلوار اور بھالے کے ذریعہ سے نہیں بچاتا اس لئے کہ جنگ تو خُداوند کی ہے اور وہی تم کو ہمارے ہاتھ میں کر دے گا"۔ آسمان سُن رہا تھا۔ پس اُس کے اس اقرار کے بعد خُدا نے کہا یہ میرا بندہ ہے اور وہ نیچے آ گیا اور

اُس نے داؤد کے لئے وہ کام کیا۔ فلاخن سے نکلنے والا پتھر گولی کی طرح بن گیا جب خُدا نے اُس میں تیزی بھر دی اور وہ جولیت کے چہرہ کے ٹھیک اُس جگہ جا لگا جو حصہ ڈھکا نہیں تھا' اور نیچے گر گیا۔ وہ ایمان تھا۔

اب شک کیا ہے؟ میں آپ کو اپنی گواہی کے ذریعہ بتانا چاہتا ہوں کہ شک کیسے پیدا ہوتا ہے۔ اس گواہی سے جان جائیں گے کہ ایمان کیا ہے اور آپ اپنے ایمان کو استعمال کرتے ہوئے شک پر کیسے غالب آ سکتے ہیں۔ یہ گواہی خُداوند کے نام کو جلال دینے کیلئے ہے۔ ایک دن مجھے ایک چرچ ممبر کے گھر جا کر اُسے اس بات کے متعلق اطلاع دینی تھی کہ کل پانی کے بپتسموں کا انتظام کیا گیا ہے کیونکہ وہ خاتون پانی کا بپتسمہ پانا چاہتی تھی اور مجھے اُس خاتون کے گھر تک جانے کیلئے کچھ پیدل سفر کرنا تھا۔ جب میں گاڑی چلاتے ہوئے اُس علاقہ تک پہنچا تو میں دیکھا کہ گھرے بادل بارش برسانے کے لئے آ گئے۔ لیکن مجھے اپنی گاڑی ایک جگہ کھڑی کر کے اُس کے گھر تک پیدل چل کر جانا تھا۔ تو میں دُعا کی کہ جب تک میں وہاں جا کر واپس نہ آ جاؤ بارش نہ ہو۔ جب میں نے گاڑی کھڑی کی' تو کسی نے آواز دے کر مجھے یاد کروایا ''کہ اپنی چھتری کو اپنے ساتھ لے جا جو اگلی مسافر سیٹ کے نیچے ہے''۔ میں عموماً چھتری کو اپنی گاڑی کی مسافر سیٹ کے نیچے رکھتا ہوں۔ جونہی میں نے ہاتھ بڑھا کر چھتری کو پکڑنا چاہا' تو خُداوند نے فرمایا ''اگر تو نے چھتری کو اپنے ساتھ لیا تو تُو نے جو بارش نہ ہونے کے بارے میں دُعا کی ہے اُس کی نفی کریگا''۔ میں رُک گیا اور سوچنے لگا۔ میں نے اپنے آپ سے کہا ''میں کیا کر رہا ہوں؟'' نتائج بھگتنے کیلئے تیار ہو' بارش میں بھیگنے کیلئے تیار ہو' میں نے چھتری کو وہی چھوڑا اور اُس راستے پر پیدل چل نکا۔ خُداوند نے ایمان کا احترام کیا۔

مجھے کس کی آواز یاد دلا رہی تھی کہ تُو اپنی چھتری کو بھول رہا ہے؟ ابلیس کی آواز۔ وہ شک پیدا کرنا چاہتا تھا۔ اگر میں اپنے ساتھ چھتری لے جاتا تو اس کا مطلب ہوتا کہ مجھے اپنی دُعا پر شک ہوتا۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ شک کیسے آتا ہے اور یہاں تک کہ ٹیکنالوجی بھی لوگوں کے ایمان کو متزلزل کر سکتی ہے؟ ٹیکنالوجی کی بنیاد پر لوگ سوچ سکتے ہیں کہ ہمیں ایمان کی ضرورت نہیں کیونکہ انسان خود سے یہی کام کر سکتا ہے۔ لیکن ایمان کے بغیر خُدا کو پسند آنا ممکن نہیں۔ یُوں نتائج کے خوف سے بے خوف رہا جا سکتا ہے اگر آپ کا ایمان مادی چیزوں پر نہیں ہے۔ مسیح نے کہا ''جو کوئی اپنی جان بچاتا ہے اُسے کھوئے گا اور جو کوئی میری خاطر اپنی جان کھوتا ہے اُسے بچائے

گا‘‘ (متی ۱۰:۳۹)۔ ’’کیونکہ جو کوئی اپنی جان بچانا چاہے وہ اُسے کھوئے گا اور جو کوئی میری اور انجیل کی خاطر اپنی جان کھوئے گا وہ اُسے بچائے گا‘‘ (مرقس ۸:۳۵)۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کیوں زیادہ تر لوگوں کے ایمان معجزات کا سبب نہیں ہوتے کیونکہ اُنہوں نے فیصلہ نہیں کیا ہوتا۔ رسولوں اور ابتدائی کلیسیاء کے ایمان کو یاد رکھیں۔ وہ سب اپنے ایمان پر کھڑے رہے اور زیادہ تر اُن میں سے اپنے ایمان کی خاطر شہید ہوئے اور خُدا پھر بھی اپنی قدرت کے کاموں کو اُن کے وسیلہ سے ظاہر کرتا تھا جیسے یوحنا رسول کے ذریعہ۔ مسیح نے کہا ’’جب ابن آدم آئے گا تو کیا زمین پر ایمان پائے گا؟‘‘ وہ کس قسم کا ایمان آپ کے اندر پائے گا؟ اور وہ برّہ کے خُون اور اپنی گواہی کے کلام کے باعث اُس پر غالب آئے اور اُنہوں نے اپنی جان کو عزیز نہ سمجھا۔ یہاں تک کہ موت بھی گوارا کی۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا چاہے ہم پر دباؤ ہو یا ایذاء رسانی آئے ہمیں اپنے ایمان کا اقرار کرنے کیلئے تیار رہنا چاہیے اور جس چیز پر ایمان رکھتے ہیں اُس کی خاطر مرنے سے ڈرنا نہیں چاہیے۔ یہ حوالہ پڑھ کر آج آپ فیصلہ کریں کہ آپ کس کی عبادت کریں گے۔

’’اور میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی آدمیوں کے سامنے میرا اقرار کرے ابنِ آدم بھی خُدا کے فرشتوں کے سامنے اُس کا اقرار کرے گا۔ مگر جو آدمیوں کے سامنے میرا انکار کرے خُدا کے فرشتوں کے سامنے اُس کا انکار کیا جائے گا‘‘ (لوقا ۱۲:۸)۔ کیا آپ مسیح کا اقرار ایذاء رسانیوں میں بھی کرنے کیلئے تیار ہیں؟ کیا آپ اپنے ایمان کا اقرار خطرناک صورتِ حال میں بھی کرنے کیلئے تیار ہیں؟ کھڑے رہیں اور خوف زدہ نہ ہوں؛ مسیح کی انجیل سے شرمائے نہیں۔ یہ وقت مقدسین کے کھڑے ہونے کا اور ایمان کی خاطر مرنے سے ڈرنے کا نہیں۔ ’’اور وہ برّہ کے خُون اور اپنی گواہی کے کلام کے باعث اُس پر غالب آئے اور اُنہوں نے اپنی جان کو عزیز نہ سمجھا۔ یہاں تک کہ موت بھی گوارا کی‘‘۔ مسیح نے کہا جب وہ آئیگا تو ایمان پائیگا؟ وہ آپ کے اندر کس قسم کا ایمان پائیگا؟ اس کے متعلق سوچیں۔ خُدا آپ کو برکت دے۔

جدعون کا ایمان

میں جدعون کے ایمان کے بارے بتانا چاہتا ہوں۔ قضاۃ ۶ باب میں سے ہم دیکھے گے کہ خُدا اور کس طرح سے ہمارے ساتھ کلام کرتا ہے۔ بعض اوقات ہلکی سی آواز سے بولتا ہے جو شاید ہمیں ہمارا خیال محسوس ہو جیسے ہم ساؤل کے بیٹے یونتن کی زندگی میں دیکھتے ہیں۔ ہمیں دیکھیں گے کہ خُدا نے کیسے بنی اسرائیل کو بچایا۔ اس واقعہ میں وہ فرشتہ بن کر ظاہر ہوا۔ ’’اور بنی

اسرائیل نے خُداوند کے آگے بدی کی اور خُداوند نے اُن کو سات برس تک مدیانیوں کے ہاتھ میں رکھا۔ اور مدیانیوں کا ہاتھ اسرائیلوں پر غالب ہوا اور مدیانیوں کے سبب سے بنی اسرائیل نے اپنے لئے پہاڑوں میں کھوہ اور غار اور قلعے بنا لئے۔ اور ایسا ہوتا تھا کہ جب بنی اسرائیل کچھ بوتے تھے تو مدیانی اور عمالیقی اور اہلِ مشرق اُن پر چڑھ آتے تھے۔ اور اُن کے مقابل ڈیرے لگا کر غزّہ تک کھیتوں کی پیداوار کو برباد کر ڈالتے اور بنی اسرائیل کے لئے نہ تو کچھ معاش نہ بھیڑ بکری نہ گائے بیل نہ گدھا چھوڑتے تھے۔ کیونکہ وہ اپنے چوپایوں اور ڈیروں کو ساتھ لے کر آتے اور ٹڈّیوں کے دَل کی مانند آتے اور وہ اور اُن کے اُونٹ بے شُمار ہوتے تھے۔ یہ لوگ مُلک کو تباہ کرنے کے لئے آ جاتے تھے۔ سو اسرائیلی مِدیانیوں کے سبب سے نہایت خستہ حال ہو گئے اور بنی اسرائیل خُداوند سے فریاد کرنے لگے''۔

اس حوالہ سے پتہ چلتا ہے کہ بنی اسرائیل سخت مصیبت کا شکار تھے۔ وہ مِدیانیوں کے سبب سے نہایت خستہ حال ہو گئے تھے اور وہ اپنی زمین میں کچھ بو نہیں سکتے تھے۔ ہم جانتے ہیں کہ اگر ایسی صورت حال پیدا ہو تو کسی مُلک کو اپنی سرحدوں کو محفوظ بنانا ہوتا ہے' اور سرحدیں محفوظ بنانے کیلئے آپ کو فوج کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو مدیانی نہ صرف انہیں اس طرح ستاتے بلکہ اسرائیل سے جزیہ بھی وصول کرتے تھے۔ جدعون اُس دور میں پیدا ہوا جب اسرائیلی بُری طرح سے مِدیانیوں کے ہاتھ سے ظلم سہہ رہے تھے۔ اور بنی اسرائیل خُداوند سے فریاد کرنے لگے۔ اب جب لوگ سخت مصیبت میں ہیں' آپ نے ہمیشہ غور کیا ہوگا کہ کچھ لوگ ایسے ہی حالات میں خُدا کو مدد کیلئے پکارتے ہیں اگرچہ کہ وہ حقیقی خُدا کو نہ بھی جانتے ہو' خُدا کا رحم ہمیشہ نسلِ انسانی کو بچانے کیلئے نظر کرتا ہے کیونکہ اُسی نے پیدا کیا ہے۔ وہ لوگ مصیبت میں تھے اور اگرچہ کہ وہ خُدا کی راہوں سے پھر گئے تھے تو بھی انہوں نے خُدا کے حضور فریاد کی کیونکہ وہ مصیبت میں تھے۔ ''اور جب بنی اسرائیل مِدیانیوں کے سبب سے خُداوند سے فریاد کرنے لگے۔ تو خُداوند نے بنی اسرائیل کے پاس ایک نبی کو بھیجا۔ اُس نے اُن سے کہا کہ خُداوند اسرائیل کا خُدا یُوں فرماتا ہے کہ میں تم کو مصر سے لایا اور میں نے تم کو غلامی کے گھر سے باہر نکالا۔ میں نے مصریوں کے ہاتھ سے اور اُن سبھوں کے ہاتھ سے جو تم کو ستاتے تھے تم کو چھُڑایا اور تمہارے سامنے سے اُن کو دفع کیا اور اُن کا مُلک تم کو دیا۔ اور میں نے تم سے کہا تھا کہ خُداوند تمہارا خُدا میں ہوں۔ سو تم اُن اموریوں کے دیوتاؤں سے جن کے مُلک میں بستے ہو مت ڈرنا پر تم نے میری بات نہ مانی''۔

خُدا نے فی الحقیت اُن کو وہ بات بتائی جسکی بدولت اُس نے اُن کو بچانا چھوڑ دیا تھا۔ آیت ۱۱: ''پھر خُداوند کا فرشتہ آ کر عفرہ میں بلوط کے ایک درخت کے نیچے جو یُوآس ابیعزری کا تھا بیٹھا اور اُس کا بیٹا جدعون مے کے ایک کولھو میں گیہوں جھاڑ رہا تھا تاکہ اُس کو مدیانیوں سے چھپا رکھے''۔ یہاں پر جدعون کا نام ملتا ہے۔ جدعون کے باپ کا نام یُوآس تھا۔ فرشتہ جدعون پر اُس جگہ ظاہر ہوا جہاں جدعون گیہوں جھاڑ رہا تھا تا کہ مِدیانیوں سے چھپا رکھے' کیونکہ اگر مِدیانیوں کوکسی کے پاس اناج ملتا یا زمین کی کوئی پیداوار ملتی تو وہ چھین لیتے یا برباد کر دیتے۔ ''اور خُداوند کا فرشتہ اُسے دکھائی دے کر اُس سے کہنے لگا کہ اے زبردست سُورما! خُداوند تیرے ساتھ ہے۔ جدعون نے اُس سے کہا اے میرے مالک! اگر خُداوند ہی ہمارے ساتھ ہے تو ہم پر یہ سب حادثے کیوں گذرے؟ اور اُس کے وہ سب عجیب کام کہاں گئے جن کا ذکر ہمارے باپ دادا ہم سے یُوں کرتے تھے کہ کیا خُداوند ہی ہم کو مصر سے نہیں نکال لایا؟ پر اب تو خُداوند نے ہم کو چھوڑ دیا اور ہم کو مِدیانیوں کے ہاتھ میں کر دیا''۔ اس بات پر غور کیجئے کہ اسرائیلی خُدا کو اس کا قصوروار ٹھہرا رہے تھے۔ جیسے انسان کرتا ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ مانتے کہ انہوں نے خُدا کو ترک کر دیا ہے وہ کہنے لگے کہ خُدا نے اُنہیں چھوڑ دیا ہے۔ آیت ۱۴: ''تب خُداوند نے اُس پر نگاہ کی اور کہا کہ تو اپنے اسی زور میں جا اور بنی اسرائیل کو مِدیانیوں کے ہاتھ سے چھڑا۔ کیا میں نے تجھے نہیں بھیجا؟'' خُدا وہاں بحث کرنے کیلئے نہیں آیا تھا بلکہ وہ کام کرنے آیا تھا۔ وہ سب سے پہلے تو جدعون کو تحریک دینا چاہتا تھا کہ وہ اسرائیل کی جنگ میں راہنمائی کرے۔ جدعون کو پتہ نہیں چلا کہ وہ جو اُس کے ساتھ بول رہا تھا خُدا کا فرشتہ تھا۔ لیکن فرشتہ نے کہا ''کیا میں نے تجھے نہیں بھیجا؟''

جدعون نے کہا ''اے مالک! میں کس طرح بنی اسرائیل کو بچاؤں؟ میرا گھرانا منسّی میں سب سے غریب ہے اور میں اپنے باپ کے گھر میں سب سے چھوٹا ہوں۔ خُداوند نے اُس سے کہا میں ضرور تیرے ساتھ ہوں گا اور تُو مِدیانیوں کو ایسا مار لے گا جیسے ایک آدمی کو''۔ آیت ۱۷ ''تب اُس نے اُس سے کہا کہ اب اگر مجھ پر تیرے کرم کی نظر ہوئی ہے تو اس کا مجھے کوئی نشان دکھا کہ مجھ سے تو ہی باتیں کرتا ہے''۔ جدعون یہ پتہ چلنا شروع ہو گیا کہ وہ جو اُس کے ساتھ باتیں کرتا ہے عام آدمیوں کی طرح باتیں نہیں کرتا بلکہ یہ ملاقاتی ایک عظیم شخص ہے۔ جدعون نے کہا ''میں تیری منّت کرتا ہوں کہ تو یہاں سے نہ جا جب تک میں تیرے پاس پھر نہ آؤں اور اپنا ہدیہ نکال کر تیرے آگے نہ رکھوں۔ اُس نے کہا کہ جب تک تو پھر آ نہ جائے میں ٹھہرا رہوں گا''۔

فرشتہ جلدی میں نہ تھا۔ خُدا جلدی میں نہیں ہے۔ خُداوند کیساتھ چلتے ہوئے میں نے ایک بات دیکھی ہے کہ کئی سالوں سے ہم کہہ رہے ہیں کہ خُداوند جلد آنے والا ہے' وہ جلد آرہا ہے۔ ہاں یقیناً خُداوند جلد آرہا ہے۔ خُداوند چھ ہزار سالوں سے انسان کو اس جگہ پر دیکھنے کا منتظر تھا۔ لیکن ایماندار شاید اُس پر تیس سال پہلے ایمان لائے ہیں اور ہم اُس کو دوبارہ آمد کو جلدی سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ جلدی میں نہیں ہے۔ اُس نے شاگردوں کو ساری دُنیا میں بھیجا کہ وہ ساری خلق کو انجیل سُنائے' مگر اُنہوں نے اُس سے پوچھا ''اے خُداوند! کیا تو اسرائیل کو بادشاہی پھر عطا کرے گا؟'' وہ جلدی میں نہیں تھا۔ ''اُس نے اُن سے کہا اُن وقتوں اور میعادوں کا جاننا جنہیں باپ نے اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے تمہارا کام نہیں'' اُس نے انہیں وہ کام کرنے کو دیا۔ خُداوند جلدی میں نہیں ہے۔ ہمارے پاس زمین پر تھوڑا وقت ہے۔ جتنا وقت ہمارے پاس اس زمین پر ہے' ہمیں اُس میں رہتے ہوئے اپنے کام کو کرنا ہے۔ ہمیں اپنا کام جلدی کرنا ہے۔

مِدیانی کئی سالوں سے اسرائیل کو ستا رہے تھے ایک اور ماہ تک انتظار کرنا زیادہ نہیں تھا۔ فرشتہ نے کہا ''کہ جب تک تو پھر آنہ جائے میں ٹھہرا رہوں گا''۔ (قضاۃ ۶:۲۰-۲۱) ''تب خُدا کے فرشتہ نے اُسے کہا اس گوشت اور فطیری روٹیوں کو لے جا کر اُس چٹان پر رکھ اور شوربا کو انڈیل دے۔ اُس نے ویسا ہی کیا۔ تب خُداوند کے فرشتہ نے اُس عصا کی نوک سے جو اُس کے ہاتھ میں تھا گوشت اور فطیری روٹیوں کو چھوا اور اُس پتھر سے آگ نکلی اور اُس نے گوشت اور فطیری روٹیوں کو بھسم کر دیا۔ تب خُداوند کا فرشتہ اُس کی نظر سے غائب ہو گیا''۔ آخر کار جدعون کو پتہ چل گیا کہ فرشتہ اُس کے پاس آیا تھا۔ شاید اُس نے سوچا کہ وہ کوئی مقدس ہستی' یا کوئی نبی ہے جو کچھ روحانی اختیار رکھتا ہے۔ ''اور جدعون نے جان لیا کہ وہ خُداوند کا فرشتہ تھا۔ سو جدعون کہنے لگا افسوس ہے اے مالک خُداوند کہ میں نے خُداوند کے فرشتہ کو رُوبرُو دیکھا''۔ خُداوند نے اُس سے کہا'' تیری سلامتی ہو! خوف نہ کر''۔ جب فرشتہ اُس کے پاس سے چلا گیا تو کلام مقدس میں لکھا ہے کہ اُس کے بعد سے فرشتہ نے اُس کے ساتھ کلام نہیں کیا بلکہ ''خُداوند نے اُس سے کہا تیری سلامتی ہو''۔ اب خُداوند اُس کے دل میں ہلکی سی آواز کے ذریعہ کلام کرنے لگا۔ کچھ ایسا ہی خُدا نے پولس رسول کے ساتھ بھی کیا جب وہ دمشق کی راہ پر جا رہا تھا۔ جب اُس پر بڑا نور چمکا تو وہ تاب نہ لاتے ہوئے نیچے گر گیا' خُداوند نے اُس کی روح کیساتھ کلام کرنا شروع کر دیا اور اُسے اپنا کام کرنے کیلئے مخصوص کیا۔

اسی طرح سے خُدا بھی فرشتہ کی صورت میں جدعون پر ظاہر ہوا۔ اُس کے بعد سے جدعون نے خُداوند کی آواز کو اپنی روح میں سُننا شروع کر دیا اگرچہ کہ اُس کے بعد فرشتہ اُس کو دکھائی نہیں دیتا تھا۔ وہ خُداوند کی آواز کو سُن کر اگلے قدم کی طرف راہنمائی پاتا۔ جدعون نے اسرائیل کی فوج کو اکھٹا کیا۔ اس سے قبل کہ وہ اسرائیل کی فوج کو بلاتا خُدا نے اُس کو ہدایت کی کہ پہلے وہ اپنے گھر کی صفائی کرے۔ اس بات کو یاد رکھیں۔ اس سے پہلے کہ خُدا آپ کو استعمال کرے، آپ کو پہلے اپنا گھر صاف کرنا چاہیے۔ اپنے آپ کو مقدس کریں۔ آیت ۲۵ ''اور اُسی رات خُداوند نے اُسے کہا کہ اپنے باپ کا جوان بیل یعنی وہ دوسرا بیل جو سات برس کا ہے لے اور بعل کے مذبح کو جو تیرے باپ کا ہے ڈھادے اور اُس کے پاس کی یسیرت کو کاٹ ڈال''، بہت دفعہ جب آپ خُداوند کی خدمت کرنا چاہتے ہیں، تو شاید خُدا چاہتا ہے کہ آپ اُس کیلئے روزہ رکھے۔ شاید طویل روزہ رکھے۔ یہ اُس کڑی کا حصہ ہے۔ جدعون کے باپ نے بعل کیلئے مذبح بنا رکھا تھا، جہاں پر سارا شہر پوجا کیلئے آتا۔ اس بات کا پتہ نہیں کہ جدعون اُس کو مانتا تھا یا نہیں، لیکن اُس کا باپ بعل کی پوجا کروانے میں راہنمائی کرتا تھا۔ خُدا نے جدعون سے کہا کہ اُس مذبح کو ڈھا دے، اور اُس یسیرت کو کاٹ ڈال۔ اس سے پہلے کہ خُدا آپ کو استعمال کرے اپنے گھر کو صاف کرے۔ جدعون نے خوف سے رات میں یہ کام کیا۔ اُس نے مذبح کو ڈھا دیا اور یسیرت کو کاٹ ڈالا۔ صبح کے وقت لوگوں کو پتہ چلا کہ یہ کام جدعون نے کیا ہے تو وہ اُس کے خلاف کھڑے ہو گئے۔ لیکن اُس کا باپ کھڑا ہوا اور ہجوم کو قائل کرنے لگا کہ تم بُت کے سبب سے جھگڑا نہ کرو' اگر وہ خُدا ہے تو آپ ہی اپنے لئے جھگڑے کیونکہ کسی نے اُس کا مذبح ڈھا دیا ہے''۔ شہر کے لوگوں نے اس بات پر اتفاق کیا۔ یقیناً ہم جانتے ہیں کہ بعل خُدا نہیں تھا۔

یوں جدعون نے اپنے گھر کو صاف کیا۔ خُداوند کی خاطر آپ کو بھی پاک صاف ہونا چاہیے۔ جدعون کو خُداوند کی طرف سے ملنے والے خاص کام کو انجام دینا تھا کیونکہ خُدا اُس کے ساتھ کلام کرتا تھا۔ کیا خُدا نے آپ کو بھی کسی خاص مقصد کے تحت بُلایا ہے۔ اپنے آپ کو پاک کریں۔ اپنے آپ کو الگ کریں، اپنے آپ کو خالی برتن بنائیں تا کہ خُدا آپ کو پھر سے بھر دے۔ دُعا اور روزہ کے سبب سے۔ ہم مسیحیوں کو بھی روح القدس سے مَسح کیا گیا ہے۔ شاید ہم سوچتے ہیں کہ ہم اتنے موثر اور پھلدار نہیں ہیں جتنا ہمیں ہونا چاہیے۔ جیسے ہمیں خُداوند کیلئے قدرت سے بھر پور معجزات دکھانے چاہیے ویسے دکھا نہیں پا رہے۔ جیسے کلامِ مقدس وعدہ کرتا ہے کہ جب تم

بیماروں کیلئے دُعا کرو گے تو بیمار اچھے ہو جائیں گے میرے دُعا کرنے سے شفاء نہیں ہوتی۔ تو شاید ہم نے اپنے آپ کو مکمل طور پر خُدا کیلئے مخصوص نہیں کیا ہوا۔ اس لئے اپنے آپ کو پاک کریں' اپنے گھر کی صفائی کریں۔ اپنی جانچ پڑتال کریں: کیا آپ کی زندگی کا کوئی ایسا حصہ ہے جو ابھی تک آپ نے خُداوند کو نہیں دیا؟ اُس کے حوالے کر دیں۔ اُس نے فرمایا ''اگر کوئی مجھ میں ہے اور میرا کلام اُس میں ہے' تو جو کچھ میرے نام سے چاہے گا اُس کے لئے ہو جائیگا''۔ خُدا نے جس کام کو کرنے کے لئے جدعون کو بُلایا تھا وہ کام شروع ہونے والا تھا' مِدیانیوں کی فوج اُن کے گرد جمع تھی اور ''خُداوند کا روح جدعون پر نازل ہوا''۔ اُس سے قبل بنی اسرائیل کی فوج کا کوئی راہنما نہ تھا۔ خُدا نے جدعون سے کلام کیا اور جدعون فوج کی کُمک کرنے کے لئے تیار تھا' اُس نے نرسنگا پھونکا اور اُس کے گرد لوگ اکھٹے ہو گئے؛ انہوں نے دیکھا کہ کوئی دلیر شخص اُن کو دشمن کے خلاف راہنمائی دینے کے لئے تیار ہے۔ وہ مِدیانیوں کے ظلم سے تنگ آ چکے تھے۔ وہ سب جدعون کے گرد جمع ہو کر جنگ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

آیت ۳۶ ''اور جدعون نے خُدا سے کہا۔۔۔ جدعون کی کہانی کے اس حصہ کو نئے عہد نامہ میں بیان نہیں کیا گیا۔ جب جدعون نے اُون کو رکھ کر خُدا کو آزمایا کہ جو کچھ وہ کہہ رہا ہے وہ جدعون کی خاطر کریگا۔ اُس نے ایسا خوف اور شک کی بناء پر کیا لیکن خُدا نے جدعون کے خوف اور شک کو دو مرتبہ دُور کیا اور اُس کے بعد بھی' خُدا نے دشمن کی فوجوں کے خیموں کے متعلق جدعون کو خواب دیکھا کر اور اُس کی تعبیر بتا کر اُس کی مدد کی۔ جدعون کے پاس ایسے روح القدس نہیں تھا جیسے ہم نئے عہد کے مسیحی روح القدس سے معمور ہیں۔ وہ تو اُسکی آواز کی تابع فرمانی کر رہا تھا۔ لیکن خُدا نے جدعون کے شک کو آنے دیا کیونکہ خُدا اپنے مقصد کی تکمیل کرنا چاہتا تھا تاکہ بنی اسرائیل کو رہائی دلائے۔ اب آپ کو فرق کا پتہ چل گیا ہوگا! جب خُدا خود کوئی کام کرتا ہے تو وہ کمزور ایمان والوں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیتا ہے۔ خُدا اُن کو کوئی نشان دے سکتا ہے اگر وہ چاہیں' لیکن ہمیں نشان کے پیچھے نہیں جانا چاہیے۔ خُدا نے جدعون کو اجازت دی کہ وہ یکے بعد دیگرے اُس سے نشان طلب کرتا۔ قضاۃ ۷:۲ ''تب خُداوند نے جدعون سے کہا تیرے ساتھ کے لوگ اتنے زیادہ ہیں کہ میں مِدیانیوں کو اُن کے ہاتھ میں نہیں کر سکتا۔ ایسا نہ ہو کہ اسرائیلی میرے سامنے اپنے اوپر فخر کر کے کہنے لگیں کہ ہمارے ہاتھ نے ہم کو بچایا' مِدیانیوں کے لشکر کو ٹڈیوں کی مانند بتایا گیا جبکہ بنی اسرائیل کی فوجوں کی تعداد تیس ہزار تھی۔ پھر بھی خُدا نے کہا یہ بہت زیادہ

ہیں۔ ڈرنے والوں کو جانے دے اور تئیس ہزار لوگ گھروں کو چلے گئے اور باقی سات ہزار بچ گئے۔ اب اسرائیلی فوجوں کے کمانڈر شاید تشویش کا شکار ہو گئے ہوں کہ اب کیا حکمت عملی اپنائی جائے کہ سات ہزار فوج بڑے لشکر کا مقابلہ کرے۔ لیکن خُدا نے کہا کہ یہ اب بھی زیادہ ہیں۔

آیت ۴: ''تب خُداوند نے جدعون سے کہا کہ لوگ اب بھی زیادہ ہیں سو تو اُن کو چشمہ کے پاس نیچے لے آ۔۔۔''

آیت ۵: ''جو اپنی زبان سے پانی چپڑ چپڑ کر کے کتے کے طرح پئے اُس کو الگ رکھ۔۔۔''

آیت ۶: ''سو جنہوں نے اپنا ہاتھ اپنے منہ سے لگا کر چپڑ چپڑ کر کے پیا وہ گنتی میں تین سو مرد تھے اور باقی سب لوگوں نے گھٹنے ٹیک کر پانی پیا''۔

خُدا نے کہا ''میں ان تین سو آدمیوں کے وسیلہ سے جنہوں نے چپڑ چپڑ کر کے پیا تم کو بچاؤں گا''۔ یہ کہانی کا سب سے بُرا حصہ ہے۔ خُدا ایمان رکھنے والے آدمیوں کو کہتا ہے کہ وہ ایک انہونہ کام کریں۔ وہ جو خوف زدہ نہیں، جو شرمسار نہیں، خُدا کے لئے اُس انہونہ کام کرنے والوں کو ایمانداروں کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ عسکری حکمت عملی بنانے والے کہتے ہونگے ''جدعون، یہ تو خودکشی کرنے کے برابر ہے''۔ یہ سراسر جدعون کا ایمان نہیں تھا۔ خُدا عجیب کام کرنے کے لئے نیچے اُترا تھا تا کہ اُس کے بعد نسلوں کو پتہ چل جائے ہمارا خُدا اعظیم خُدا ہے۔ خُدا کو صرف چند ایک ایسے مرد و زن درکار ہیں جو اُس کے ساتھ کھڑے ہو اُس کے عجائبات دکھا سکیں۔ وہ اُن لوگوں کا ایمان نہیں تھا۔ لیکن جو کوئی بھی ایسی حالت میں خُدا کیساتھ کھڑا ہوگا اُس کو اپنی زندگی بچانے کے لئے کھونا ہوگی۔ جیسے خُداوند یسوع نے فرمایا ''جو کوئی اپنی جان بچائے گا وہ اُسے کھوئے گا، لیکن جو کوئی اپنی جان کو بادشاہی کی خاطر کھونا چاہیے گا اُسے پائے گا''۔

خُدا جدعون کے ساتھ عجیب کام کرنے کے لئے کھڑا تھا۔ اسی سبب سے خُدا نے اپنے آپ کو دو مرتبہ اُون کے ذریعہ ثابت کیا اور جب اُس سے بھی تسلی نہ ہوئی تو خُدا نے جدعون کو مِدیانیوں کے خیمہ میں بھیجا کہ وہ جا کر خود سُن لے کہ وہ جدعون کے بارے میں کیا کہہ رہے ہیں۔ خُدا نے مِدیانیوں کو خواب دکھایا۔ کوئی خواب سُنا رہا تھا اور کوئی اُس کی تعبیر بیان کر رہا تھا اور ایسا اُس وقت ہوا جب جدعون اُن کی باتوں کو دروازے کے پیچھے سے سُن رہا تھا۔ خُدا نے ایسا جدعون کی دلجمعی کیلئے کیا۔ حقیقت میں خُدا سب کچھ جدعون کے لئے کر رہا تھا تا کہ جدعون کام کرتا۔ خُدا کو کسی کی ضرورت ہے کہ جو سٹیج پر اُس کے ساتھ کھڑا ہو اور خُدا اپنے معجزات دکھائے۔ شاید ہم اندر

سے کانپتے ہیں۔ خُدا لوگوں کو باطنی دلیری دیتا ہے کہ وہ اُس کے ساتھ سٹیج پر کھڑے ہوسکیں۔

موسٰی کے ساتھ بھی ایسا ہوا۔ خُدا سٹیج پر معجزات دکھانے کے لئے موجود تھا لیکن اُس نے موسٰی کا انتخاب کیا تاکہ وہ اُس کے ساتھ سٹیج پر فرعون کے سامنے کھڑا ہو۔ موسٰی کے ایمان کے سبب سے وہ سارے معجزے نہیں ہوئے تھے۔ جب بھی خُدا کوئی معجزہ دکھانا چاہتا ہے تو اُس کو میری یا آپ کی ضرورت ہوتی ہے کہ ہم اُس کے ساتھ سٹیج پر کھڑے ہوں۔ وہ نہیں چاہتا کہ ہم اُس کے ساتھ کھڑے ہونے میں خوف محسوس کریں۔ کیا آپ خُدا کے سپورٹر بنیں گے؟ کیا آپ خُدا کیساتھ سٹیج پر کھڑے ہوکر اُس کے معجزات ظہور میں لائیں گے؟ جدعون کیساتھ تین سو لوگ میدانِ جنگ میں تھے اور اُنہوں نے دشمن پر فتح پائی کیونکہ خُدا نے اُن کو بھیجا تھا۔ وہ جنگ کیسے لڑے؟ دیکھیں کہ اُنہوں نے کونسے ہتھیار استعمال کیے۔ انہوں نے صرف نرسنگے بجائے اور گھڑے توڑے اور دشمن کی فوج میں گڑبڑی مچ گئی اور انہوں نے ایک دوسرے کو قتل کر دیا کیونکہ خُدا نے اُن کے درمیان ابتری پیدا کر دی تھی۔ خُدا نے جنگ لڑی تھی۔ ایسے ہی، خُدا ہم سے بھی یہی چاہتا ہے کہ ہم جائیں اور انجیل کی منادی کریں اور ثابت قدم رہے اور خُداوند کی نجات کو دیکھے۔ خُداوند ہی لوگوں کو تاریکی کے قبضہ سے چھڑاتا ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ منادی کی آواز کیسی ہے۔ خُدا اپنا کام کرتا ہے۔ شاید کچھ جادوگر لوگ ہمیں نقصان پہنچانا چاہیں جب ہم یسُوع کی انجیل سُنائے، ہمیں وہاں پر ثابت قدم رہنا اور خُدا کو جنگ لڑنے دینی چاہیے۔ مجھے اور آپ کو کھڑے رہنے کے لئے تیار ہونا ہوگا اور خُدا پر ایمان رکھنا ہوگا۔ مسیح نے کہا جب وہ واپس آئیگا تو وہ زمین پر ایمان ڈھونڈے گا۔ وہ آپ میں کس قسم کا ایمان پائے گا؟ یسُوع کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ خُدا آپ کو برکت دے۔

ایمان کے سُورما

عبرانیوں ۱۱:۱۔۵ سے ہم پرانے عہد کے ایمان کے سُورماؤں کی بات کر رہے ہیں۔ آیئے دیکھیں کہ ہم اُن سے کیا سیکھ سکتے ہیں۔

''اب ایمان اُمید کی ہوئی چیزوں کا اعتماد اور اندیکھی چیزوں کا ثبوت ہے''۔

یہ ایک واحد ثبوت ہے جن چیزوں کو پانے کا آپ اعتماد کر رہے ہیں۔ ایمان سے ہابل نے قائن کی نسبت زیادہ بہتر قربانی گزرانی۔ ہابل اور قائن کی قربانیوں میں جو وہ خُدا کے حضور لائے تھے اُن میں کیا فرق تھا؟ کچھ علماء کا ماننا ہے کہ کیونکہ قائن خُدا کے حضور زمین کی پیداور لے

کر آیا تھا جس پر خُدا نے لعنت کی تھی اور ہابل برّہ لے کر آیا تھا اور خُون بہائے بغیر گناہوں کی معافی نہیں۔ اگر چہ کہ یہ اچھا خیال ہے مگر میں نے خُداوند کے سامنے یہ سوال رکھا ''ذرا تصور کیجئے کہ اگر قائن بھی برّہ کے قربانی پیش کرتا تو کیا اُس کی قربانی قبول ہو جاتی؟'' کیا اگر دونوں ہی اپنے اپنے برّہ لے آتے تو کیا دونوں کی قربانی قبول ہو جاتی؟ خُدا نے قائن سے کہا ''اگر تُو بھلا کرے تو کیا تُو مقبول نہ ہوگا؟'' خُدا قائن کو اُس کی قربانی کے بارے میں نہیں کہتا بلکہ جس نیت سے اُس نے قربانی چڑھائی خُدا اُسکی بابت کہتا ہے!

مثال کے طور پر اگر کوئی شخص چرچ میں دس لاکھ روپے ہدیہ دے اور ایک دوسرا شخص دس روپے ہدیہ دے تو کیا دس لاکھ خُدا کے نزدیک زیادہ مقبول ہدیہ ہوگا؟ یاد رکھیے خُداوند یسُوع نے اسکے متعلق کہا جب لوگ ہیکل میں ہدیہ لا رہے تھے تو ایک بیوہ نے دو دمڑیاں ڈالیں جبکہ دوسرے لوگ بہت زیادہ ہدیہ لا رہے تھے۔ مسیح نے اُس کے دل کی نیت کو جانتے ہوئے کہا کہ اس بیوہ نے سب سے زیادہ ہدیہ ڈالا ہے۔ اُس کے پاس جو کچھ تھا اُس وہ سب ہدیہ کے طور پر دے دیا ہے۔ میں آپ کو یقین سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر اُس عورت کے پاس بہت زیادہ دولت ہوتی تو وہ ہیکل کے خزانہ میں اپنا سارا مال بطور ہدیہ کے نہ پیش کرتی۔ وہ بھی ویسا ہی کرتی جیسے باقی سب کر رہے تھے وہ بھی اپنی دولت کا کچھ حصہ لاتی۔ تاہم جبکہ اُس کے پاس صرف دو دمڑیاں ہی تھیں اُس نے خُداوند کو دل سے دے دیں۔ خُدا دل کو دیکھتا اور آپ کی مقدار کو نہیں۔ وہ شخص جو لاکھوں روپے دیتا ہے اُس کی نیت بھی اچھی ہو سکتی ہے۔ ہدیہ کے حجم کی بات نہیں بلکہ کس نیت سے آپ دے رہے ہیں۔ خُدا آپ کی سو فیصد تنخواہ نہیں چاہتا۔ لیکن جب آپ دہ یکی دیتے ہیں تو اچھی نیت سے دیں' خُداوند کو محبت کرنے والے دل سے دیں۔ کچھ لوگ دکھاوے کے طور پر دیتے ہیں تاکہ آدمی اُن کو دیکھیں: وہ اپنا اجر پا چکے۔ کچھ لوگ شکایت کے طور پر دیتے ہیں کہ جیسے خُدا نے اُن کے سارے پیسے ہی لے لئے ہیں۔

قائن اور ہابل کی کہانی پر واپس آتے ہیں خُدا نے قائن کی بُری نیت دیکھی۔ اسی سبب سے وہ کچھ بھی خُدا کے حضور لاتا قبول نہ ہوتا۔ کلامِ مقدس میں لکھا ہے ''شریر کی قربانی نفرت انگیز ہے خصوصاً جب وہ بد نیتی سے لاتا ہے'' (امثال ۲۱:۲۷)۔ خُدا دل کو دیکھ رہا ہے۔ اگر آپ کی نیت' سوچ' اور منصوبے بدی کے ہیں تو خُدا کو ایسے دل سے نفرت ہے۔ راستبازی سے محبت کرنے والے دل کو' اچھائی سے محبت کرنے والے دل کو خُدا قبول کریگا۔ یہ دل کا معاملہ ہے۔ خُدا نے

داوٗد بادشاہ کے متعلق کہا'' کہ مجھے میرے دل کے مطابق مل گیا ہے''۔ (پیدائش ۴:۶۔۷)''اور خُداوند نے قائن سے کہا تُو کیوں غضبناک ہوا؟ اور تیرا مُنہ کیوں بگڑا ہوا ہے؟ اگر تُو بھلا کرے تو کیا تُو مقبول نہ ہوگا؟ اور اگر تُو بھلا نہ کرے تو گُناہ دروازہ پر دبکا بیٹھا ہے اور تیرا مشتاق ہے پر تُو اُس پر غالب آ''۔قائن کا دل ٹھیک نہیں تھا۔اس لئے وہ کچھ بھی لاتا قبول نہ ہوتا۔ میرے دوست آپ خُدا کے سامنے کس قسم کا دل لا سکتے ہیں؟ میں آج آپ کو یہ چیلنج دے رہا ہوں۔آپ کا دل کس قسم کا ہے؟ کیا آپ کا دل خُدا کا طالب ہے؟ کیا آپ خُدا کے دل کے مطابق شخص ہیں' کیا آپ یسُوع کی مانند بننا چاہتے ہیں' کلام مقدس سے تحقیق کریں کہ خُدا کو کونسی چیز پسند ہے؟ ایسا دل ہمیشہ خُدا کی مرضی کا طالب ہوگا۔ بائبل مقدس فرماتی ہے'' جب تک خُداوند مل سکتا ہے اُسکے طالب ہو۔ جب تک وہ نزدیک ہے اُسے پکارو''۔وہ جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہونگے۔اس کا مطلب ہے خُدا کی بھوک اور پیاس رکھنا۔اُس کے کلام کو پڑھنے میں وقت لگائیں' اور اُس کی مانند بننے کی کوشش کریں۔

زبور ۱:۱'' مبارک ہے وہ آدمی جو شریروں کی صلاح پر نہیں چلتا۔۔۔''

جب آپ خُدا کے دل کے طالب ہیں تو آپ مبارک ہیں۔خُدا پرست ہونے سے مراد ایسے کام کرنا جو خُدا کی مرضی مطابق ہوں۔

عبرانیوں ۱۱ باب میں ہم حنُوک کے متعلق پڑھتے ہیں۔

عبرانیوں ۱۱:۵ ایمان ہی سے حنُوک اُٹھا لیا گیا تا کہ موت کو نہ دیکھے۔

خُدا نے حنُوک کو جلال بخشا کہ اُس نے جسمانی موت کو نہ دیکھا بلکہ روئے زمین سے زندہ اٹھا لیا گیا۔یہ خُدا کا بہترین اجر تھا جو ہم انسان ہونے کے ناطے سوچ سکتے ہیں۔یہ انسان کی جلالی حالت ہے۔ جو دُنیا کے اختتام پر مسیحیوں کو حاصل ہوگی۔ ا۔تھسلنیکیوں ۴:۱۷ میں پُولس رسول لکھتا ہے'' پھر ہم جو زندہ باقی ہونگے اُنکے ساتھ بادلوں پر اُٹھائے جائینگے تا کہ ہوا میں خُداوند کا استقبال کریں۔۔۔'' یہ ایماندار کی جلالی حالت ہے۔زمانوں کے اختتام پر ایمانداروں کے لئے خُدا کا اس میں مقصد ہے۔خاتمہ نزدیک ہے۔جیسے حنُوک نے پرانے دور میں خُدا کو خوش کیا اور وہ اٹھا لیا گیا آپ بھی خُدا کو خوش کرنے کی کوشش کریں تا کہ اُوپر اُٹھا لیے جائیں۔بائبل مقدس فرماتی ہے کہ'' ایمان ہی سے حنُوک اُٹھا لیا گیا تا کہ موت کو نہ دیکھے اور چونکہ خُدا نے اُسے اُٹھا لیا تھا اسلئے اُسکا پتہ نہ ملا کیونکہ اُٹھائے جانے سے پیشتر اُسکے حق میں یہ گواہی دی گئی تھی کہ یہ

خُدا کو پسند آیا ہے''۔ سب سے پہلے تو آپ کو نئے سرے سے پیدا ہونا ہے۔ اور پھر کلامِ مقدس کی فرمانبرداری کرتے ہوئے تحقیق کر کے جاننے کی کوشش کریں کے کیسے خُدا کو خوش کیا جا سکتا ہے۔ ''اور اس جہان کے ہمشکل نہ بنو بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صُورت بدلتے جاؤ تا کہ خُدا کی نیک اور پسندیدہ اور کامل مرضی تجربہ سے معلوم کرتے رہو' (رومیوں ۱۲:۲)۔ حنوک خُدا کے ساتھ چلتا رہا۔ آپ بھی خُدا کے ساتھ روزانہ چلیں' رفاقت رکھیں' خُداوند کی پرستش اور ستائش کریں اور ہمیشہ خُدا کی حضوری میں رہیں۔ ایک دفعہ شام کے وقت میں ایک دیہات میں منادی کرنے گیا اور منادی کے کچھ دیر بعد ایک بزرگ شخص نے کہا ''اس دیہات میں بہت سے لوگوں نے آکر اپنی چیزوں کو بیچنا چاہا مگر میں متاثر نہ ہوا۔ صرف ایک چیز مجھے متاثر کر سکتی ہے۔ اگر آپ کے پاس 'بڑھاپے' اور 'موت' کا تدارک ہے' تو میں آپ کی باتوں میں دلچسپی لُونگا''۔ میں نے کہا ''یہی تو میں آپ کے پاس لے کر آیا ہوں؛ یسُوع مسیح کی نجات بخش انجیل جسمانی موت' بیماریوں اور بڑھاپے کا واحد حل پیش کرتی ہے''۔ مسیح یسُوع نے کہا یوحنا ۱۱:۲۶ ''اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ ابد تک کبھی نہ مریگا۔ کیا تُو اس پر ایمان رکھتی ہے؟'' کیا آپ موت پر غالب آنا چاہتے ہیں؟ کیا آپ قبر میں جانا نہیں چاہتے۔ تو اِس کا جواب آپ کو صرف یسُوع مسیح کی انجیل میں ملے گا۔ یہ سب سے اعلیٰ اجر ہے جیسے میں نے حنوک کے متعلق بتایا اور خُدا آج بھی اپنے اس اجر سے اُن کو نوازنا چاہتا ہے جو اس کے اہل ہیں۔ مسیح نے کہا ''اگر کوئی شخص میرے کلام پر عمل کریگا تو ابد تک کبھی موت کو نہ دیکھے گا''۔

خُداوند نے نہ صرف ہم مسیحیوں کو زمانہ کے آخر کیلئے اُمید دی ہے بلکہ وہ ہمیں زندہ اُٹھا لیگا اور ہم موت کو نہ دیکھیں گے' لیکن اُس کا یہ بھی فرمان ہے کہ اگر کوئی شخص میرے کلام پر عمل کریگا تو ابد تک کبھی موت کو نہ دیکھے گا' (یوحنا ۸:۵۱)' اگرچہ کہ ابھی زمانہ کا اختتام نہیں تو بھی اُس نے یوحنا ۱۱:۲۶ میں فرمایا ''قیامت اور زندگی تو میں ہوں۔ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے گو وہ مر جائے تو بھی زندہ رہیگا۔ اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ ابد تک کبھی نہ مریگا۔ کیا تُو اس پر ایمان رکھتی ہے؟'' شاید کوئی کہے ''خُداوند ایسے بہت سارے لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں کرتا ہے؟'' میرا جواب ہے ''یہ بنی نوع انسان کے لئے اُتم اجر ہے۔ آج دُنیا میں بڑی ٹیکنالوجی ہے اور سب کو میسر ہے۔ سفری نظام کو بطور مثال لیجئے۔ کچھ لوگ صرف سائیکل ہی خرید سکتے ہیں۔ اسلئے وہ سائیکل پر سفر اور رفتار ایک حد تک کر سکتے ہیں۔ مگر اس دُنیا میں کاریں اور جہاز بھی ہیں۔ پیسے کے بغیر تو اپنی کار خریدنا

دُور کی بات آپ ٹیکسی میں سفر نہیں کر سکتے؛ جنکے پاس پیسے ہیں وہ جہاز میں سفر کر سکتے ہیں۔ خُدا کی ٹیکنالوجی بھی ایسی ہے۔ جسمانی موت پر غلبہ میسر ہے۔ اُس کے لئے بڑی قیمت ادا کرنا پڑتی ہے۔ مسیح نے ہر ایماندار کی پہنچ میں کر دیا ہے۔ لیکن آپ کو پھر بھی اسے ''خریدنا'' پڑے گا۔ اُس نے فرمایا مکاشفہ ۳:۱۸ ''اسلئے میں تجھے صلاح دیتا ہوں کہ مجھ سے آگ میں تپایا ہوا سونا خرید لے تاکہ دولتمند ہو جائے اور سفید پوشاک لے تاکہ تُو اُسے پہن کر ننگے پن کے ظاہر ہونے کی شرمندگی نہ اُٹھائے اور آنکھوں میں لگانے کے لئے سُرمہ لے تاکہ تُو بینا ہو جائے''۔

آپ بھی موت کو دیکھے بغیر اُٹھائے جا سکتے ہیں۔ یہ نظامِ انتقال ہے جسکو خُدا نے دُنیا میں رائج کیا ہے۔ انسانوں کو یہ دریافت کرنا ہے۔ یہ نظامِ انتقال جسمانی سائنس کے ذریعہ نہیں بلکہ روحانی سائنس کے ذریعہ سمجھا جا سکتا ہے۔ کس کو پتہ ہے' شاید ایک دن جسمانی سائنس کے ذریعہ یہ بھی میسر آ جائے' جیسے انسان نے ریڈیو اور بجلی کی لہریں دریافت کیں۔ انسان نے اسے خلق نہیں کیا بلکہ دریافت کیا ہے۔ خُدا نے دُنیا کے آغاز ہی سے ان کو بنایا ہوا تھا۔ حنوک' آدم کی اولاد سے تھا' اور اُس زمانہ کے لوگوں میں سے صرف اُسی کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ خُدا کیساتھ چلتا رہا اور اُس نے خُدا کو خوش کیا اور خُدا نے اُسے اجر بخشا۔ اُسے انعام حاصل ہوا۔ خُداوند یسُوع نے انسان کو اس کے بہت قریب کر دیا ہے' جب ہم نئے سرے سے پیدا ہو جاتے ہیں تو یہ قدرت حاصل ہو جاتی ہے کہ ہم خُدا کے بیٹے اور بٹیاں بن جائیں۔ اس کا مطلب ہے کہ خُدا کے ساتھ چلنے اور اُسے خوش کرنے کی طاقت مل جائے گی' اگر ہم دیانت داری سے اُس کے ساتھ چلیں گے۔ ''میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میرے کلام پر عمل کریگا تو ابد تک کبھی موت کو نہ دیکھے گا'' اس کا مطلب ہے کوئی شخص انفرادی طور پر یسُوع کے کلام پر عمل کر کے اُس کے ساتھ چل سکتا اور اس اُتم اجر کو خُدا سے حاصل کر سکتا ہے۔ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ اگر ایلیاہ نبی اس کا دعویٰ کر سکتا تھا تو ہم کیوں نہیں جنکے پاس مسیح یسُوع کا فضل موجود ہے؟ میں اس پیغام کو وضاحت کیساتھ پیش کر رہا ہوں کیونکہ اُس بوڑھے شخص کو یسُوع مسیح میں ہر جواب مل سکتا ہے۔ بڑھاپے پر غلبہ یسُوع دلا سکتا ہے۔ موت پر غلبہ یسُوع دلا سکتا ہے۔ یسُوع نے فرمایا ''اور زندہ ہوں۔ میں مر گیا تھا اور دیکھ ابدُ لآباد زندہ رہونگا اور موت اور عالمِ ارواح کی کُنجیاں میرے پاس ہیں'' (مکاشفہ ۱:۱۸)۔ مجھے ٹھیک طور سے سمجھنے کی کوشش کریں! یہ کوئی سب کو دینے والا تحفہ نہیں ہے۔ لیکن یہ سب ایمانداروں کیلئے ہیں۔ مثال کے طور پر' امریکا میں پیدا ہونے سے آپ امریکن بن جاتے ہیں اور

اگر آپ کے پاس پیسے ہیں اور آپ کار خریدنا چاہتے ہیں تو آپ کو حق حاصل ہے! امریکن ہونے کی وجہ سے آپ کو کار خود بہ خود نہیں مل جائے گی۔ آپ کے پاس اتنی رقم ہونی چاہیے جس سے آپ کار خرید سکیں۔ ایسے ہی اگر آپ ایماندار ہیں تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آپ حنوک کی طرح قبر میں نہیں ڈالیں جائیں گے بلکہ اُٹھا لیے جائیں گے۔ لیکن مسیح یسُوع میں ہونے کی وجہ سے ایسا ممکن ہے۔ لیکن اس کے لئے آپ کو اپنے ''ایمان'' بڑا کرنا ہوگا۔ ''میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میرے کلام پر عمل کریگا تو ابد تک کبھی موت کو نہ دیکھ گا''۔ اگر ہم اُس پر ایمان رکھیں گے تو اُس کے پاس ہمیں ہمیشہ کیلئے زندہ رکھنے والی قدرت ہے۔ ہمیں قیمت ادا کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ قیمت یہ ہے کہ ہمیں اُس کے کلام پر عمل کرنا اور اُس کے ساتھ چلنا ہے۔

اُس بوڑھے شخص نے کہا اگر آپ میرے دیہات میں ''بڑھاپے'' کا حل بتانے کے لئے آئیں ہیں تو میں سُننا چاہتا ہوں۔ بڑھاپے کا حل یسُوع مسیح ہے۔ موسیٰ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ ایک سو بیس برس کا تھا تو بھی اُس کو قوت برقرار تھی' اُسکی بینائی ٹھیک تھی' کیونکہ خُدا کا جلال اُسے گھیرے ہوئے تھا۔ وہ خُدا کیساتھ چلتا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ یہ بات سمجھیں کہ یہ کوئی عام تحفہ نہیں ہے جو سب کو دیا جاسکتا ہے۔ پولس رسول نے اسے دوڑ کا نام دیا ہے: ''کیا تم نہیں جانتے کہ دوڑ میں دوڑنے والے دوڑتے تو سب ہی ہیں مگر انعام ایک ہی لے جاتا ہے؟ تم بھی ایسے ہی دوڑو تاکہ جیتو''۔ انفرادی طور پر ہمیں غالب آنے کے حدف پر پہنچنا ہے۔ مجھے یہ حکم ملا کہ اس پر منادی کروں تاکہ آپ کے ایمان اور جوش کو تحریک دے سکوں۔ مقدسین کو تب تک لیس ہونا اور کامل بننا ہے ''جب تک ہم سب کے سب خُدا کے بیٹے کے ایمان اور اُسکی پہچان میں ایک نہ ہو جائیں اور کامل انسان نہ بنیں یعنی مسیح کے پورے قد کے اندازہ تک نہ پہنچ جائیں'' (افسیوں ۴:۱۳) ''ایمان ہی سے حنوک اُٹھا لیا گیا تاکہ موت کو نہ دیکھے اور چونکہ خُدا نے اُسے اٹھا لیا تھا اسلئے اُسکا پتہ نہ ملا کیونکہ اُٹھائے جانے سے پیشتر اُسکے حق میں یہ گواہی دی گئی تھی کہ یہ خُدا کو پسند آیا ہے۔ اور بغیر ایمان کے اُسکو پسند آنا ناممکن ہے۔ اسلئے کہ خُدا کے پاس آنے والے کو ایمان لانا چاہیے کہ وہ موجود ہے اور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے''۔ ایسے ہی اگر آپ بھی خُدا کے طالب ہوتے اور اُسے خوش کرنے کے درجہ تک پہنچ جاتے ہیں تو آپ کو زندہ اُٹھا لیے جانے کا اعلیٰ اجر دیا جائیگا۔ حنوک پر ایسا ایمان ظاہر ہوا تھا۔ خُدا نے ہم پر بھی ظاہر کیا ہے اور ہم آپ کو بتا رہے ہیں۔ شاید آپ کہیں ''ہم خُدا کے ساتھ چلتے ہوئے اُس کو خوش کرنے کے درجہ تک کیسے پہنچ سکتے ہیں؟

نبیوں کی مانند اُس کے ساتھ چلیں۔نبیوں کیسے چلتے تھے؟ آپ پرانے عہد کے نبیوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ ہر روز پہاڑ پر جا کر خُدا کی پرستش کیا کرتے تھے۔یعنی اکیلے میں خُدا کی ستائش اور پرستش کرنا۔خُداوند نے فرمایا کہ یہ راستہ سکڑا ہے اور تھوڑے اس پر چلیں گے۔ خُداوند یسُوع مسیح سے میں دُعا مانگتا ہوں کہ وہ اپنے مکاشفات کی روشنی اور غلبہ پانے کے نشان کو پہنچنے کا جوش دے آپ کے دل میں جگائے۔آمین۔

یُونتن کا ایمان

۱۔سموئیل ۱۴ باب میں ہمیں یُونتن کی کہانی ملتی ہے جب فلستیوں اور اسرائیل کے درمیان جنگ تھی۔اُس وقت اُن کو آپس میں معاہدہ ہوا تھا۔کوئی بھی ایک دوسرے پر چڑھائی نہیں کر رہا تھا اور ساؤل بادشاہ انتظار کر رہا تھا کہ خُدا اُن کیلئے کیا کریگا۔آئیں دیکھیں کہ کیسے ایمان ظاہر ہوتا ہے ایسے وقتوں میں جب ہم پتہ نہیں ہوتا کہ خُدا جنبش کر رہا ہے۔اگر ہم اپنی روح کی بات مانیں تو ہمیں بہت دفعہ احساس ہوگا کہ خُدا نے اپنی ہدایت و راہنمائی ہمارے اندر رکھ دی ہے۔''تب وہ لوگوں کے کان کھولتا (دل) ہے اور اُنکی تعلیم پر مہر لگاتا ہے۔'' آیت ا:''اور ایک دان ایسا ہوا کہ ساؤل کے بیٹے یُونتن نے اُس جوان سے جو اُس کا سلاح بردار تھا کہا کہ آ ہم فلستیوں کی چوکی کو جو اُس طرف ہے چلیں پر اُس نے اپنے باپ کو نہ بتایا''۔چھٹی آیت سے یُونتن بات کرنا شروع کرتا ہے۔''سو یُونتن نے اُس جوان سے جو اُس کا سلاح بردار تھا کہ آ ہم اُدھر اُن نامختونوں کی چوکی کو چلیں۔ممکن ہے کہ خُداوند ہمارا کام بنا دے کیونکہ خُداوند کے لئے بہتوں یا تھوڑوں کے ذریعہ سے بچانے کی قید نہیں''۔پہلی بات جس پر میں چاہتا ہوں کہ آپ غور کریں وہ یہ ہے کہ یُونتن نے کہا''ممکن ہے کہ خُداوند ہمارا کام بنا دے''۔وہ یہ نہیں کہتا کہ ''خُدا نے اُن کی راہنمائی کی''۔اکثر اوقات خُداوند نے اپنے بندوں کی راہنمائی کی مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ خُداوند اُنکی راہنمائی کر رہا ہے خاص طور پر ایسے بندے جو نبی نہیں تھے۔شاید کوئی خیال آپکی روح میں آئے، مگر اُس وقت آپ کو پتہ نہیں ہوتا کہ یہ خُدا کی طرف سے ہے، لیکن جب آپ نئے سرے سے پیدا ہو جاتے اور روح کی آواز سننا جان لیتے ہیں تو پھر آپ غلطی نہیں کرینگے۔خُداوند نے ایک دن مجھے کہا کہ میں اُن باتوں پر عمل کروں جو میری روح میں خیالات آتے ہیں۔اسی لئے یہ باتیں میں آپ کو بتا رہا ہوں۔خُداوند کی طرف سے وہ خیال یُونتن کو ملا اور وہ اُس کو دل کا خیال ہی کہہ سکتا تھا کیونکہ وہ نبی نہیں تھا۔ جب خُداوند کوئی زبردست کام اپنے بندے کے ذریعہ سے کرنا

چاہتا ہے تو وہ اپنا خیال اُس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ یُونتن بڑا مسوع تھا تاہم خُدا اسرائیل کو رہائی دلانا چاہتا تھا۔ اسرائیل میں یہ بات بڑی مشہور تھی کہ ''خُداوند کے لئے بہتوں یا تھوڑوں کے ذریعہ سے بچانے کی قید نہیں'' پس یہ بات کسی بھی اسرائیلی کے لئے نئی نہیں تھی کہ کیسے خُدا نے جدعون اور سمسون کے ذریعہ اسرائیل کو بڑی فتح بخشی تھی۔ سو یُونتن نے جب اپنے سلاح بردار سے بولنا شروع کیا تو وہ ایمان سے بول رہا تھا۔

جیسے میں نے پہلے بھی کہا ایمان سے خُدا کی قدرت کا اقرار کرنا چاہیے' جیسے یُونتن نے کیا۔ آیت ۷: ''اُس کے سلاح بردار نے اُس سے کہا جو کچھ تیرے دل میں ہے سو کر اور اُدھر چل۔ میں تو تیری مرضی کے مطابق تیرے ساتھ ہوں''۔ یہ آپ کے لئے بڑا ضروری ہے: آپ کو ایسے لوگوں کی مدد کی ضرورت ہے جو آپ کے جیسی سوچ کے حامل ہوں۔ آپ کو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو آپ کے جیسے ایمان رکھتے ہوں۔ اگر وہ سلاح بردار منفی سوچ رکھتا تو وہ یُونتن سے پیٹھ پھیر سکتا تھا۔ اگر سلاح بردار مرنے سے خوفزدہ ہوتا تو وہ کہہ سکتا تھا ''دھیان سے! ہمیں کوئی احمقانہ کام نہیں کرنا چاہیے! ہم نے اس کے متعلق بادشاہ کو تو نہیں بتایا' ہمارے پیچھے کوئی فوجی دستہ نہیں ہے! وہ ہمیں مار دیں گے! وغیرہ وغیرہ''۔ اگر وہ یُونتن سے منہ پھیر لیتا تو اُس دن خُدا یُونتن کے ذریعہ سے اپنا معجزہ ظاہر نہ کر پاتا۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ خُدا نے کیوں جدعون سے کہا کہ ڈرنے والے سپاہیوں کو گھر بھیج دے اور آخر میں خُدا نے صرف جدعون کے ساتھ تین سو سپاہیوں کو بھیجا۔ جن کا مقصد ایک تھا۔ اپنے ساتھیوں کا انتخاب بڑی احتیاط سے کریں۔ شاید یہی آپ کی فتح اور شکست بن جائیں۔

آپ کو آپ کے جیسے لوگوں کی ضرورت ہے جو آپ کے ایمان کو متحرک کر سکیں اور آپ کی گراوٹ کا سبب نہ بنیں۔ ایسے ہی اُس کلیسیاء میں جانے کا فیصلہ کریں جہاں خُدا کا کلام ایمان اور مسیح سے سُنایا جاتا ہوں جہاں پاسبان کے وعظ سے آپ کے ایمان کو تحریک ملے اور نا کہ منفی منادی کی وجہ سے آپ کو خوفزدہ کر کے آپ کو ایمان میں بڑھنے روکا جائے۔ آپ کو ایسے پیغامات کی ضرورت ہے۔ مسیح کے بدن کو تب تک ترقی کی ضرورت ہے جب تک ہم سب کے سب ایمان کی یگانگت اور خُدا کے بیٹے کی پہچان پا کر کامل انسان نہیں بن جاتے۔ آپ کو ایسے پیغامات سننے کی ضرورت نہیں ہے جس میں یہ کہا جائے کہ معجزات تو ماضی میں ہوتے تھے وغیرہ۔ وہ تو آپ کی تنزلی کا باعث بنے گے نا کہ آپ کی ترقی کا۔ آپ کو کسی ایسے پاسبان کی ضرورت نہیں ہے جو ایسی تعلیم

دے۔ آپ کو ایسی کلیسیاء کی ضرورت ہے جہاں پر ایمان کی منادی ہمارے خُداوند پر پورے بھروسے سے کی جاتی ہو اور خُدا کے خاطر کھڑے ہونے کے بارے دلیری ملتی ہو اور خُدا پر ایمان کرنے مشق کیلئے تیاری ملے۔ بائبل فرماتی ہے ''لوہا لوہے کو کاٹتا ہے''۔ اس لئے کلیسیاء کا انتخاب بڑی احتیاط سے کریں۔ اپنے ساتھیوں کا انتخاب بھی بڑی احتیاط سے کریں ایسے کسی ساتھی کا انتخاب نہ کریں جو آپ کو انتہا پسندی کی طرف لے جائے' جیسے کوئی بیوی اپنے شوہر کو دولت اکھٹی کرنے کے لئے کہتی ہے۔ آپ کو ایمان میں متوازن ہونا چاہیے' جُھکا ہوا ایمان نہیں اور نہ ہی انتہا پسندی والا ایمان۔ خُدا کا کلام متوازن ہے۔ آیت ۸۔۱۰: ''تب یُونتن نے کہا دیکھ ہم اُن لوگوں کے پاس اس طرف جائیں گے اور اپنے کو اُن پر دکھائیں گے۔ اگر وہ ہم سے یہ کہیں کہ ہمارے آنے تک ٹھہرو تو ہم اپنی جگہ چُپ چاپ کھڑے رہیں گے اور اُن کے پاس نہیں جائیں گے۔ پر اگر وہ یُوں کہیں کہ ہمارے پاس تو آؤ تو ہم چڑھ جائیں گے کیونکہ خُداوند نے اُن کو ہمارے ہاتھ میں کر دیا اور یہ ہمارے لئے نشان ہوگا''۔ اب وہ کیا کہہ رہا ہے: ہم اپنے کو اُن فلستیوں کو دکھائیں گے اور اگر وہ ہم سے یہ کہیں کہ ہمارے پاس آؤ تو ہم اُن پر چڑھ جائیں گے۔ اور اگر وہ ہم سے یہ کہیں کہ ہمارے آنے تک وہی ٹھہرے رہنا تا کہ ہم سپاہی بھیج کر تمہیں گرفتار کرلیں تو پھر ہم اپنی جگہ کھڑے رہیں گے اور اُن پر حملہ نہیں کریں گے۔ اُس نے کہا یہ ہمارے لئے نشان ہوگا۔ اُس نے کیسے اس چیز کا انتخاب کیا ہوگا آپ کیا سوچتے ہیں؟ خُداوند کی طرف سے اُسے یہ خیال ملا تھا۔ ہلکی سے آواز جس کے ذریعہ سے خُدا اپنے لوگوں کی راہنمائی کرتا اکثر ہمیں سُنائی دیتی ہے۔ روزمرّہ کے کاموں میں' یہ ایک خیال یا ایک تصور کی طرح معلوم ہوگی۔ جب تک آپ خُداوند کو قبول نہیں کر لیتے آپ کو پتہ نہیں چلے گا کہ آیا یہ آواز خُداوند کی ہے یا میرے دل کی۔ خُداوند کی طرف سے اکثر راہنمائی آپ کو ایک اچھے خیال کی طرح ملے گی یہ سوچ آپ کے ذہن کو یک لخت روشن کردے گی جسکی وجہ سے آپ کہہ اٹھے گے ''ہاں مجھے یہ کام کرنا چاہیے''۔ مثال کے طور پر جب ابرہام کا نوکر مسوپتامیہ میں اضحاق کے لئے بیوی ڈھونڈنے گیا۔ (پیدائش ۲۴)۔ جب ابرہام کا نوکر مسوپتامیہ پہنچا تو وہ ایک کنویں پر گیا اُس نے سوچنا شروع کردیا کہ وہ کیا کرے تو اُس کے ذہن میں جس خُدا کی ابرہام عبادت کرتا تھا اُس کیطرف سے ایک ملا۔ نوکر نے کہا ''جس لڑکی سے میں کہوں کہ تو ذرا اپنا گھڑا جُھکا دے تو میں پانی پی لُوں اور وہ کہے کہ لے پی اور میں تیرے اُونٹوں کو بھی پلاؤنگی تو وہ وُہی ہو جسے تُو نے اپنے بندہ اضحاق کے لئے ٹھہرایا ہے۔۔۔'' شاید ہم سوچیں کہ یہ تو بہت ہی انہونی سی بات ہوگی کیونکہ کون سی

ایسی لڑکی ہوگی اپنا وقت ضائع کرتے ہوئے آپ کے اُونٹوں کو پانی پلائے گی؟ لیکن یہ خیال اُس کو خُداوند کی طرف سے ملا اور کارگر ثابت ہوا۔

خُدا کسی خیال کو آپ کے دل میں ڈال دیگا۔ یُونتن کے ساتھ بھی ایسا ہوا وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ خیال اُسے خُدا نے دیا ہے وہ تو اپنی روح میں آنے والے خیال کی پیروی کر رہا تھا۔ آیت ۱۱-۱۲: ''پھر ان دونوں نے اپنے آپ کو فلستیوں کی چوکی کے سپاہیوں کو دکھایا اور فلستی کہنے لگے دیکھو یہ عبرانی اُن سُوراخوں میں سے جہاں وہ چُھپ گئے تھے باہر نکلے آتے ہیں۔ اور چوکی کے سپاہیوں نے یُونتن اور اُس کے سلاح بردار سے کہا ہمارے پاس آؤ تو سہی۔ ہم تم کو ایک چیز دکھائیں۔ سو یُونتن نے اپنے سلاح بردار سے کہا اب میرے پیچھے پیچھے چڑھا چلا آ کیونکہ خُداوند نے اُن کو اسرائیل کے ہاتھ میں کر دیا ہے''۔ وہ نشان یُونتن کے لئے کارگر ثابت ہوا۔ وہ اور اُس کا سلاح بردار فلستیوں سے لڑے۔ انہوں نے فلستیوں کے بیس سپاہیوں کو مار گرایا جبکہ دوسرے ڈر کے مارے کانپ گئے۔ آیت ۱۵: ''تب لشکر اور میدان اور سب لوگوں میں لرزش ہوئی اور چوکی کے سپاہی اور غارت گر بھی کانپ گئے اور زلزلہ آیا۔ سو نہایت شدید کپکپی ہوئی''۔

یہ ایمان ہے۔ اس کا تجزیہ کریں۔ ایمان میں محض آپ کی دلیری نہیں ہوتی۔ آپ کی دلیری مَسح شدہ ہو۔ روح القدس آپ کے گرد ہونا چاہیے جس سے آپ کی دلیری ایمان بنتی ہے۔ ایک اور چیز کہ آپ کو اپنے ایمان کا اقرار کرنا چاہیے۔ آپ کو اقرار کرنا چاہیے کہ آپ کیسے چیزوں کو وقوع پذیر ہوتے دیکھنا چاہتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی بتایا کہ جو کوئی ایمان رکھتا ہے اُس کو سنگین نتائج سے گھبرانا نہیں چاہیے جو ایمان کے کام نہ کرنے کی وجہ سے پیش آ سکتے ہیں۔ جب آپ دل سے اُن سنگین نتائج کا مشاہدہ کرنا شروع کرتے ہیں کہ اگر ایمان ناکام ہو جائے تو آپ ایمان کی مشق نہیں کر سکتے ہیں۔ خُدا کو اُن لوگوں کی ضرورت ہے جو اپنے ایمان کی خاطر مرنے کے لئے تیار ہوں۔ مسیح نے کہا کہ ہمیں اس مقصد کیلیے اپنی جان کو کھونے کے لئے تیار رہنا چاہیے ''جو اپنی جان بچائے گا وہ اُسے کھوئے گا''۔ وہ جو میری خاطر اپنے باپ یا ماں یا بھائی یا اپنی جان سے عداوت نہیں رکھیگا وہ میرا شاگرد کہلانے کے لائق نہیں''۔

خُدا نے آخر زمانہ میں اس قسم کے ایمان کا حکم دیا ہے۔ مکاشفہ ۱۲:۱۱ ''اور وہ برّہ کے خون اور اپنی گواہی کے کلام کے باعث اُس پر غالب آئے اور انہوں نے اپنی جان کو عزیز نہ سمجھا۔ یہاں تک کہ موت بھی گوارا کی''۔ پہلی بات، برّہ کا خُون: اس کا مطلب خُدا کے برّہ کے خُون کے بغیر ہم

نجات نہیں پا سکتے۔ نجات پانے اور نئے سرے سے پیدا ہونے کے بغیر ہمارا ایمان خُدا کی طرف سے ایمان نہیں ہوگا۔ آپ کو اس بات پر ایمان رکھنا چاہیے کہ یسُوع مسیح کے خون نے ہمارے گناہوں کا فدیہ دیا ہے۔ اس کی وجہ سے ابلیس جکڑا گیا ہے۔ ابلیس کو بھائیوں پر الزام لگانے والا کہا گیا ہے۔ جب ہم برّہ کے خُون سے دُھل جاتے ہیں تب ہمارے ماضی' حال اور مستقبل کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ تب ابلیس کی طرف سے ہم پر کوئی الزام نہیں رہتا۔

دوسری بات اپنی گواہی کے کلام کے باعث: جن باتوں پر ہم ایمان رکھتے ہیں اُن کا اقرار بھی کرنا چاہیے۔ جو آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں اُس کا اقرار کریں۔ اقرار کیجئے ''میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں''۔ مرقس ۱۱:۲۳ میں خُداوند نے فرمایا ''میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی اس پہاڑ سے کہے تو اکھڑ جا اور سُمندر میں جا پڑ اور اپنے دل میں شک نہ کرے بلکہ یقین کرے کہ جو کہتا ہے وہ ہو جائے گا تو اُس کے لئے وہی ہوگا''۔ جو کچھ آپ کہتے ہیں اُس کا یقین کریں اگرچہ کہ ایسا ہوا نہیں ہے۔ اقرار کیجئے کہ ہمارا خُدا قدرت والا اور رہا کرنے والا ہے۔ تیسری بات' انھوں نے اپنی جان کو عزیز نہ سمجھا: یہ تیسرا حصہ ہے۔ ہمیں کون سی چیز غلبہ دیگی؟ اگر ہم مسیح کی خاطر اپنی جان دینے کے لئے تیار ہوں۔ یُونتن اور اُس کا سلاح بردار اپنی قوم کی خاطر مرنے کے لئے تیار تھے۔ دانی ایل کی کتاب میں بھی آپ ایسی مثال دیکھ سکتے ہیں جب سدرک' میسک اور عبدنجو نے نبوکدنضر بادشاہ کے سامنے اقرار کیا۔ دانی ایل ۳:۱۷۔۱۸ میں انہوں نے کہا ''دیکھ ہمارا خُدا جس کی ہم عبادت کرتے ہیں ہم کو آگ کی جلتی بھٹّی سے چُھڑانے کی قدرت رکھتا ہے اور اے بادشاہ وہی ہم کو تیرے ہاتھ سے چُھڑائے گا''۔ اور نہیں تو اے بادشاہ تجھے معلوم ہو کہ ہم تیرے معبودوں کی عبادت نہیں کریں گے اور اُس سونے کی مورت کو جو تو نے نصب کی ہے سجدہ نہیں کریں گے''۔ وہ مرنے کے لئے تیار تھے۔ وہ اپنی زندگیوں کو موت سے زیادہ فوقیت نہیں دیتے تھے۔ اس آخیر زمانہ میں خُداوند ہم سے ایسے ایمان کی توقع کرتا ہے۔ ایمان خُدا کے کلام پر مشق کر سکتا اور مسیح کی خاطر مرنے سے نہیں ڈرتا۔

اور بھی بائبل کی ایسی آیات ہیں جو ایمان کی تصدیق کرتی ہیں۔ آپ کو ضرورت نہیں کہ آپ اپنی زندگی کو خود سے بچائے۔ اگر یُونتن اور اُس کا سلاح بردار اپنی زندگیوں کے کھو جانے سے ڈرتے تو وہ فلستیوں کے خیمہ میں داخل نہ ہو پاتے۔ خُداوند نے فرمایا وہ جو بادشاہی کی خاطر اپنی جان کو کھوئے گا وہ اُسے پائیگا۔

متی ۵:۶ ''مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہوں گے''۔
متی ۵:۱۰ ''مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب سے ستائے گئے ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُن ہی کی ہے''۔

ایذاءرسانی آپ کے ایمان کا امتحان ہے۔ وہ جو ایذاءرسانی برداشت نہیں کرنا چاہتے وہ اپنی زندگی کو کھونے کا خوف رکھتے ہیں اس لئے وہ مسیح کا انکار کر دیتے ہیں۔ ہر ایک ایماندار کو مسیح کے انکار کی آزمائش کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ متی ۵:۱۱۔۱۲ ''جب میرے سبب سے لوگ تم کو لعن طعن کریں گے اور ستائیں گے اور ہر طرح کی بُری باتیں تمہاری نسبت ناحق کہیں گے تو تم مبارک ہو گے۔ خوشی کرنا اور نہایت شادمان ہونا کیونکہ آسمان پر تمہارا اجر بڑا ہے اس لئے کہ لوگوں نے اُن نبیوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے اسی طرح ستایا تھا''۔ جنہوں نے ہم سے پہلے ایذیتیں برداشت کی ہیں اُن کو یاد رکھنا چاہیے۔ اگر ایمان کام نہ کرے تو ہمیں ہر قسم کے سنگین حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار رہنا چاہیے۔ بائبل مقدس کے اندر ایمان کے سورماؤں کی فہرست دیکھتے ہیں۔

عبرانیوں ۱۱:۳۲۔۳۳ ''اب اور کیا کہوں؟ اتنی فرصت کہا کہ جدعون اور برق اور سمسون اور افتاہ اور داؤد اور سموئیل اور اور نبیوں کا احوال بیان کروں؟ انہوں نے ایمان ہی کے سبب سے سلطنتوں کو مغلوب کیا۔۔'' آئیں اُن کی بابت بھی بات کرتے ہیں جنہوں نے ایمان کی خاطر اپنی جانوں کو پیش کر دیا عبرانیوں ۱۱:۳۷۔۳۸ ''سنگسار کئے گئے۔ آرے سے چیرے گئے آزمایش میں پڑے۔ تلوار سے مارے گئے۔ بھیڑوں اور بکریوں کی کھال اوڑھے ہوئے محتاجی میں۔ مصیبت میں۔ بدسلوکی کی حالت میں مارے مارے پھرے۔ دُنیا اُن کے لائق نہ تھی۔ وہ جنگلوں اور پہاڑوں اور غاروں اور زمین کے گڑھوں میں آوارہ پھرا کئے''۔

ہم اسی کی بابت بات کر رہے ہیں۔ جس بات پر ہمارا ایمان ہے اُس کی خاطر ہمیں اپنی جان کھونے کا ڈر نہیں ہونا چاہیے۔ اُن سب آدمیوں کو ایمان کے سورما کہا گیا ہے۔ اگر ہم مردِ ایمان بننا چاہتے ہیں تو ہمیں آزمائش کے وقت کھڑے ہونے کیلئے تیار رہنا چاہیے اور سنگین حالات سے دوچار ہونے کیلئے گھبرانا نہیں چاہیے اگر ایمان ویسے کام نہ کرے جیسا ہم چاہتے ہیں۔ جیسے وہ ایمان کے سورما کھڑے ہو کر اپنے ایمان کا اقرار کرتے آپ کو بھی ایسا کرنے کی ضرورت ہے۔ آسمان دیکھ رہا ہے کہ کون کھڑا ہوگا۔ تاریک دن آنے والے ہیں۔ مسیح نے کہا 'ابنِ آدم جب زمین پر آئیگا تو کیا وہ ایمان پائیگا۔ کس قسم کا ایمان وہ آپ میں پائیگا؟